نایاب عشق از مریم فیاض

WWW.NOVELSCLUBB.COM

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

نایاب عشق

از قلم مریم فیاض

یہ کہانی ہے ایک ایسی لڑکی کی جو خود بھی اپنی کہانی سے

واقف نہیں تھی اسکی ساری زندگی تو اسکے بابا تھے جن سے وہ بے پناہ محبت کرتی تھی اور وہ بھی اسے اپنی آنکھوں پر بٹھائے رکھتے تھے لیکن کیا وقت ہمیشہ ایسا رہے گا؟ کون جانے یہ تو بس وقت ہی بتا سکتا ہے کہ ایسی کون سی حقیقت تھی جو اس سے چھپائی گئی تھی؟؟ .

یہ داستان ہے ایک لڑکے کی لیکن کیا وہ واقعی وہی انسان ہے جو وہ دنیا کے سامنے بنتا ہے شاید ہاں یہ وہی ہو یا پھر نہیں کسی پر اندھا اعتبار بھی نہیں کرنا چاہیے

خیر !

یہ سب وقت ہی بتائے گا

کہ کون کتنے اعتبار کے لائق ہے.

www.novelsclubb.com

قسط نمبر 2

جب وہ اپنے روم سے فریش ہو کر آئی تو بہت سادہ سی حالت میں تھی

ڈھیلی ڈھالی سی سیاہ شرٹ اور ٹراؤزر پہنے ہوئے تھی

وہ سادہ سی حالت میں بھی حسین تھی

سبز آنکھوں میں اب کاجل کہیں نہیں تھا، اسکا چہرہ بلکل شفاف تھا

کسی معصوم بچے جیسا۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ جب کمرے سے باہر آئی تو سامنے ڈائننگ روم میں سلطانہ بیگم کھانا ٹیبل پر لگا رہی تھیں

.

رافع اور عالم صاحب ڈرائینگ روم بیٹھے ٹی `وی دیکھ رہے تھے۔عالم صاحب وقفے وقفے سے رافع سے کوئی بات کرتے تو وہ فرمانبرداری سے ان کی بات کا جواب دیتا

آہ رافع دا گریٹ

مریم مسکراتی ہوئی سلطانہ بیگم کی طرف آئی

"مماجان!!کیامیں کچھ مدد کردو آپکی؟؟"

www.novelsclubb.com

سلطانہ بیگم اسکی طرف متوجہ نہیں تھیں،وہ

اب برتن ٹیبل پر رکھ رہی تھی

"ارے نہیں بیٹا کیا ضرورت ہے.....آپ شاپنگ کر کے تھک گئی ہوں گی"

وہ محبت سے کہتی آخری بات جتا کر بولیں مریم انکی بات سنتے ہی کھلکھلائی گالوں کے گھڑے ابھرے تھے

"مما آپ جانتی ہیں کیا؟؟مجھے پتا تھا آپ ایسے ہی بولیں گی"

وہ چہکتے ہوئے بولی تھی سلطانہ بیگم کو اسکی یہ شرارتی باتیں بہت اچھی لگتی تھیں

www.novelsclubb.com

انھیں بے اختیار ہی اس پے پیار آیا وہ آگے بڑھی اور اسے اپنے ساتھ لگایا

"میری پیاری گڑیا"

مریم چمکتی ہوئی آنکھوں سے انہیں دیکھ رہی تھی

وہ ان سے بہت محبت کرتی. تھی ہر چیز سے بڑھ کے اتنے میں عالم صاحب اور رافع ڈائننگ روم میں داخل ہونے

"اوہو!!!! مما آپ نے پارٹی کب بدلی؟؟"

رافع کی آواز انکی سماعتوں سے ٹکرائی ان دونوں نے اسے دیکھا اور ہنس دی

"ماما یہ بہت ناانصافی ہے مجھ معصوم کے ساتھ "

www.novelsclubb.com

رافع چہرے پر مصنوعی افسوس لئے بول رہا تھا

"آپ دونوں اسے ہی پیار کریں گے تو میں بچارا کہاں جاؤں گا"

رافع اور بچارا؟استغفراللہ!!

"تو کیاہوا بھائی اگر مما بابا مجھ سے زیادہ محبت کرتے ہیں تو میں چھوٹی ہوں ناء"

مریم شرارتی اندازل ئے بول رہی تھی

"توپر مجھ سے محبت کون کرے گا یاررر"

رافع اسی انداز میں بول رہا تھا عالم صاحب بہت محبت سے اپنے ان دونوں بچوں کو دیکھ رہے تھے

"میں ہوں نا آپکی پیاریی سی بہن"

www.novelsclubb.com

اسنے پیاری پے زور دیا

"میں کروں گی آپ سے محبت"

وہ بہت اعتماد سے بول رہی تھی رافع کو اپنی بہن پر بہت پیار آیا وہ چلتی ہوئی اسکے پاس آئی اور ہاتھ سے پکڑتی اسے ٹیبل تک لائی

"اب ڈرامہ ختم کریں مجھے بہت بھوک لگی ہے"

وہ ساتھ ہی کرسی کھینچتی ہی بیٹھ گئی وہ سب بہت خوش تھے عالم صاحب اپنے گھر کی رونق کو محبت پاش نظروں سے دیکھ رہے تھے

کتنا مکمل تھا ناوہ گھر

www.novelsclubb.com

مریم کتنی خوش تھی سب کے ساتھ کیا وہ ہمیشہ ایسے خوش رہے گی؟؟؟

سب اس سے ایسے ہی محبت کریں گے کیا؟؟؟

بابا مما رافع بھائی کیا سب ایسے ہی رہے گیں؟؟

اسی طرح محبت کرتے رہے گیں؟؟

رشتوں کا ایک ساتھ رہنا بھی قسمت کی بات ہوتی ہے.

کھانا کھایا جا چکا تھا اور سب اپنے کمروں میں جا چکے تھے

مریم کچن میں موجود تھی وہ ہمیشہ سونے سے پہلے رات کو کوئی سی بھی کتاب لے کر پڑھ لیا کرتی تھی یہ اسکی عادت تھی اور کتاب پڑھنے کے ساتھ ساتھ وہ چائے بھی پیتی ابھی وہ کچن میں چائے ہی بنانے کے لیۓ آئی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

چائے چولہے پر پڑی اُبھل رہی تھی مریم چولہے کے سامنے تھی

کچن میں ایک کھڑکی موجود جہاں سے باہر کا روڈ دکھائی دیتا تھا انکے گھر کے سامنے ایک پارک تھا وہاں اکثر لوگ صبح یا شام کے وقت چہل قدمی کے لیے آیا کرتے تھے یہ کھڑکی چولہے کے عین پیچھے تھی

مریم بے دھیانی میں باہر روڈ کی جانب دیکھ رہی تھی کے اچانک ہی اسے اپنے عین سامنے روڈ پر ایک نوجوان دکھائی دیا

سنسان سی سڑک پر اس وقت اور کوئی نہیں تھا صرف اکیلا وہ سیاہ لباس میں موجود تھا

سڑک اتنی خاموش تھی کہ دیکھنے والے کو خوف آتا یہاں صرف وہ موجود تھا

www.novelsclubb.com

اپنا چہرہ چھپائے ہاتھوں پر سیاہ دستانے پہنے.

سیاہ ہوڈی چہرے کے اطراف میں گرائے کھڑا تھا

دائیں ہاتھ میں ایک کتے کی رسی تھامے بائیاں ہاتھ پہلو میں گرائے وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا

مریم اپنی سبز آنکھوں سے کچھ لمحے تفتیش بھری نظروں سے اُسے دیکھتی رہی

یکدم ہی اس کی چمکتی آنکھیں مسکرائی تھیں

ایسے جیسے وہ اپنا چہرہ چھپائے صرف آنکھوں سے مسکرا رہا ہو

مریم کو بے اختیار خوف نے آگھیرا، وہ ایک جھٹکے سے کھڑکی سے پیچھے ہٹی

اور ڈرتے ڈرتے کانپتے ہاتھوں سے چائے کپ میں اُنڈیلی اور تیزی سے اپنے کمرے کی جانب بڑھی اندر آتے ہی دروازہ لوک کیا اور لائیٹ جلائی

www.novelsclubb.com

اسے اندھیرے کمرے اور اندھیری جگہوں سے خوف آتا تھا

چائے کا کپ لئے وہ بیڈ پر آبیٹھی جسم بہت ٹھنڈا ہو رہا تھا

''اللہ کون تھا یہ شخص پہلے تو کبھی نہیں دیکھا اسے"

وہ خود سے بڑ بڑانے لگی

"اللہ اب کیا میں اسکی وجہ سے ساری رات نہیں سو پاؤں گی"

وہ بیڈ کے سرہانے سے پشت لگائے کمرے کی چھت کو گھور رہی تھی پھر اس نے اپنی آنکھیں بند کر دیں اور سوچوں میں گم ہونے لگی

وہ ایسی ہی تھی جب بھی اکیلی ہوتی تو عجیب عجیب خیالات آتے رہتے

وہ ابھی سوچ ہی رہی تھی کہ کمرے کا دروازہ زور سے کھٹکا۔۔

وہ جھٹ سے آنکھیں کھولتی ہے اسکا وجود ڈر کی وجہ سے کانپ رہا تھا وہ زور سے آنکھیں میچ لیتی ہے تبھی باہر سے آواز آتی ہے

"ماہی گڑیا تم جاگ رہی ہو؟؟"

باہر سے رافع کی آواز سنتے ہی جیسے اسکی جان میں جان آئی

وہ چائے کا کپ ساتھ پڑی میز پر رکھتی ہے لڑکھڑاتی بیڈ سے اُٹھی اور جھٹ سے دروازہ کھولا

وہ بکھری سی حالت میں تھی بالوں کی ڈھیلی سی چٹیا بنائے

رافع اسے دیکھ کر حیران نہیں ہوا کیونکہ وہ جانتا تھا مریم کبھی کبھی رات کے پہر ڈر جاتی ہے

وہ بچپن سے ایسی تھی

کبھی کبھار بچپن کا خوف جوانی تک ساتھ رہتا ہے

چاہے آپ اس سے نکلنے کی کتنی ہی کوشش کر لو وہ انسان کے اندر کہیں نہ کہیں ضرور رہ جاتا ہے

رافع مسکراتا ہوا اسکی جانب آیا

"ارے تم نے صرف اپنے لئے چائے بنائی میرے لیے نہیں؟؟"

وہ مصنوعی سا ایک آئیبرو اچکائے اس سے پوچھ رہا تھا وہ اسکے انداز پر ہلکا سا مسکرائی

اور سرگوشی سے بولی

"رافع بھائی ایک بات پوچھوں؟؟"

دونوں آئیبرو اوپر کئے جیسے وہ اجازت مانگ رہی تھی

"ہاں ہاں ماہی پوچھو"

www.novelsclubb.com

رافع بھی اسی کے انداز میں سرگوشی کرتے بول رہا تھا

مریم اپنی مسکراہٹ دباتی آہستہ سے بولی

"کہیں آپ کو کوئی لڑکی تو نہیں پسند آگئی؟؟ جو چائے پینے کی شوقین ہو؟"

وہ بالکل سنجیدہ سے انداز میں بولی

رافع اسے نا سمجھی سے دیکھتا دل میں سوچنے لگا

کہیں اسکا دماغ تو نہیں خراب ہو گیا رات کے اس پہر کیسی باتیں کر رہی ہے؟؟

"نہیں..."

وہ نفی میں سر ہلاتا ہوا بولا

"تو پھر آپ مجھ سے چائے کی فرمائش کیوں کر رہے.. جبکہ آپ بچپن سے چائے نہیں پیتے"

وہ دونوں ہاتھ کمر پر ٹکائے اسے گھور رہی تھی

رافع کو جب سارا معاملہ سمجھ آیا تو اسکا قہقہہ بے ساختہ تھا

"تم کچھ زیادہ ہی شرارتی نہیں ہو گئی اپنی پڑھائی پر توجہ دو"

وہ اسے چھیڑ رہا تھا مریم مسکرائی رافع کے آنے سے اسکی حالت کافی بہتر ہو گئی تھی

"اچھا بابا نہیں کہتی کچھ بھی"

وہ مسکراتی ہوئی بولی

"اچھا میں سونے جارہاہوں اپنا خیال رکھنا"

وہ اسکے سر پے پیار کرتا کمرے سے چلا گیا

مریم چمکتی آنکھوں سے اسکی پشت دیکھ رہی تھی کتنی محبت کرتی تھی وہ اپنے رافع بھائی سے

وہ دروازہ بند کرتی کھوئی کھوئی سی کھڑکیوں کے پاس پڑی میز کی جانب گئی اور اپنی فائلز اُٹھائیں اور ساتھ ہی کھڑکیوں پر گرے سفید پردے ٹھیک کرنے لگی۔۔۔وہ نوجوان اب وہاں کہیں نہیں تھا۔۔

www.novelsclubb.com

اور بیڈ کی جانب آئی اور بیٹھ گئی وہ کچھ دیر پڑھنا چاہتی تھی یا شاید وہ اپنے ذہن سے اُس نوجوان کے خیال کو جھٹکنا چاہتی تھی

وہ فائلز کھولتی ہے جب ان میں سے ایک بریسلیٹ اسکی گود میں آ گرتا ہے

وہ یکدم ہی حیران ہوتی ہے اور حیرانی کی کیفیت میں وہ بریسلیٹ اٹھاتی ہے

یہ کس کا ہو سکتا ہے بھلا؟؟

وہ خود سے بولتی ہے وہ بریسلیٹ کو اُلٹ پلٹ کر دیکھتی گئی جب اسے بریسلیٹ کے نیچلے حصے پر ایک نام چمکتا ہوا نظر آتا ہے بالکل اس جیسا چمکتا ہوا وہ زیرے لب خود کو دہراتے ہوئے سنتی ہے

www.novelsclubb.com

"دائم طلال شاہ"

وہ اپنی دونوں بھنویں اُٹھاتی ہوئی انھیں اپنی جگہ پر واپس لے آئی جیسے کچھ سوچ رہی ہو

اسنے ایک بار پھر اس نام کو زیرے لب دہرایا

شاید وہ یہ نام کہیں سن چکی تھی مگر سوال یہ ہے کہ کہاں ؟؟؟ وہ تو جانتی بھی نہیں کسی ایسے شخص کو جسکا نام

دائم طلال شاہ ہو

وہ کچھ لمحے ایسے ہی کیفیت میں گھیری رہی پھر نفی میں سر جھٹکا

کمرے میں لگی گولڈن بتی کی ہلکی سی روشنی پورے کمرے پھیلی ہوئی تھی

"میں رکھ لیتی ہوں جسکا ہوا وہ آکر لے جائے"

وہ لاپرواہی سے کندھے اچکاتی بولی اور اس بریسلٹ کو اپنے یونیورسٹی والے بیگ میں ڈال دیا

اسنے ایسا کیوں کیا وہ خود بھی نہیں جانتی تھی

اسنے تھوڑی ہی دیر بعد اپنی چیزوں کو سمیٹا اور بیڈ کے ساتھ رکھی میز پر رکھ دیا اور کمفرٹر اوڑھتی ہوئی لیٹ گئی..... کچھ ہی دیر میں وہ نیند کی وادیوں میں اتر گئی

****

رات کے تین بج رہے تھے یعنی رات کا پچھلا پہر تھا کمرے میں ایک حد تک اندھیرا تھا اتنا کے خوف آتا وہ اپنے جہازی سائز بیڈ پر آنکھیں موندھے لیا تھا اسکا بیڈ کمرے کے بالکل درمیان میں تھا دائیں جانب ڈریسنگ ٹیبل تھی اور اسکے ساتھ ہی کپڑوں کی وارڈروب تھی بائیں جانب کھڑکیاں موجود تھی جہاں سے پوری طلال ویلا دکھائی دیتا تھا بہت ہی خوبصورت چمکتا ہوا مگر اندر سے اتنا ہی پھیکا.......

www.novelsclubb.com

وہ اُوندھے منہ لیٹا تھا

رات تین بجے کا وقت تھا اور وہ وہیں ہسپتال کے گھٹن زدہ سے کمرے میں موجود تھا ساتھ پڑے اسٹریچر پر ایک وجود آنکھیں موندے مصنوعی آکسیجن کے زیرِ اثر پڑا تھا وہ اسٹریچر پر سر ٹکائے بیٹھا تھا... ہر طرف خاموشی تھی گہری خاموشی... باہر رات اپنی سیاہی پھیلائے ہوئے تھی.... وہ رات بہت سرد تھی.. وہ رات اسکی زندگی کی سب سے سرد رات تھی اس رات کو وہ کبھی بھلا نہیں پایا تھا! اس رات دائم طلال شاہ ٹوٹ گیا تھا.... کمرے میں لگی گھڑی کی ٹک ٹک اسکے کانوں میں گونج رہی تھی.. آنکھوں سے بے اختیار پانی جا رہا تھا جب اچانک ہی کمرے میں کسی تیسرے وجود کی آہٹ سنائی دی اس نے چونک کر دیکھا.

www.novelsclubb.com

یکدم ہی دائم کی آنکھ کھلتی ہے اسکا چہرہ خوف اور گھبراہٹ کی وجہ سے پسینے میں بھیگا ہوتا ہے وہ سدا ہو بیٹھتا ہے اور لمبے لمبے سانس لے کر خود کو نارمل کرنے کی کوشش کرتا ہے

"آخر.... میرے ساتھ ہی ایسا کیوں ہوا؟ کیوں؟؟؟"

وہ درد بھری آواز میں سرگوشی کرتا ہے..ایک آنسو اچال کر اس کی آنکھیں سے رتا ہے کتنی وح گیا تھا وہ اس سب کے بعد

اچانک ہی اسے اس بند کمرے میں گھٹن سی محسوس ہونے لگتی ہے وہ ساتھ میز پر پڑے جگ سے پانی گلاس میں انڈیلتا ہے اور ایک سانس میں اسے پر جاتا ہے

وہ عادی تھا اپنی اس کیفیت کا وہ اٹھا اور کھڑکیوں کی جانب آیا اسنے کھڑکیاں کھولی اور لمبا سانس لیتے ہوئے تازہ ہوا اپنے اندر اُتاری..وہ کافی حد تک ٹھیک ہو چکا تھا کمرے کا گھٹن زدہ ماحول اب بحال ہو چکا تھا

اس نے خواب کے بارے میں سوچا۔۔یکدم ہی اسکی آنکھوں میں خون اترنے لگا

اس نے اپنی مٹھی زور سے بند کی اور شدت سے دیوار پر دے ماری.....

"میں اسکا بدلا لے کر رہوں گا....دائم طلال شاہ اپنے گناہگاروں کو کبھی معاف نہیں کرتا...."

وہ چلتا ہوا بیڈ پر آبیٹھا اور دونوں ہاتھوں کی مٹھی بنائے چہرہ اس پر ٹکا دیا...وہ گہری سوچ میں تھا

نیند اب اسکی آنکھوں سے بہت دور تھی.........

www.novelsclubb.com

.کہیں بہت دور...

'اکثر زندگی ہمیں بہت سی آزمائشوں میں ڈالتی ہے اتنی کے وہ ہم برداشت نہیں کر سکتے ہے.. لیکن زندگی آزمائش کا مقابلہ کرنے کا نام ہے

کوئی بھی شخص اپنی زندگی میں پرفیکٹ نہیں ہوتا کہیں نہ کہیں کوئی کمی رہ ہی جاتی ہے

ہر ایک کی کہانی ہوتی ہے۔۔۔ ہر ایک کا ماضی ہوتا ہے۔۔اور ایک دردناک ماضی، ہمیشہ ایک برے سائے کی طرح اسکے پیچھے بھاگتا ہے.... ماضی کی یادوں کو بھلانا اکثر انسان کے لیے مشکل ہو جاتا ہے انسان اس برے سائے سے بھاگتا رہتا ہے اور وہ تھک جاتا ہے اتنا کے اسے سکون صرف اپنے رب کے آگے گڑگڑانے سے ملتا ہے۔ وہ رب سب جانتا ہے وہ اپنے بندے کو اسکی طاقت سے بڑھ کر نہیں آزمایا کرتا... بس دیکھنا چاہتا ہے کے میرا بندہ کب تک صبر کرتا ہے...

آزمائشیں۔۔۔ صبر سے ہی تو فتح کی جاتی ہیں

www.novelsclubb.com

اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰابِرِین

.."بے شک! اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے"۔

....

....

ایک اور خوبصورت دن کا آغاز ہو چکا تھا.... لیکن یہ صبح ہر کسی کے لئے خوبصورت نہیں ہوتی کوئی شخص یہ چاہتا ہے کہ وہ اگلی صبح کا سورج نا دیکھ پائے تو کوئی اس خوف سے سوتا نہیں ہے کہ کیا وہ اگلی صبح اُٹھ پائے گا؟؟؟؟.

صبح کی ہلکی ہلکی روشنی آسمان پر پھیل چکی تھی.......... پرندوں کی چہچہاہٹ ہر طرف سنائی دے رہی تھی...... صبح کا وقت نہایت ہی خوبصورت ہوتا ہے ہر چیز تازہ سی دکھائی دیتی ہے.. جیسے انہیں ایک نئی زندگی مل گئی ہو........

www.novelsclubb.com

بے شک اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی ہر چیز بہت خوبصورت ہوتی ہے......اسکے بنائے گئے پھول پودے جانور اور سب سے بڑھ کر اللہ کا بنایا ہوا انسان....انسان سب ہی بہت خوبصورت ہوتے ہیں..کیونکہ انہیں اللہ تعالیٰ نے بنایا ہوتا ہے

اور یہ ہم انسان ہی ہوتے ہیں جو کسی دوسرے انسان کا مذاق بناتے ہیں. ان میں عیب تلاش کرتے ہیں..ان کے لیے برا سوچتے ہیں..یہ ہمارا نہیں ہماری سوچ کا کصور ہوتا ہے...

بعض اوقات ہر انسان بھی اچھا نہیں ہوتا اسکا ظاہر اسکے باطن سے مختلف ہوتا ہے...یا وہ اسے دوسرے انسانوں کو مختلف دکھانا چاہتا ہے......ہم کسی کے اندرون سے واقف نہیں ہوتے اور نہ ہی کبھی ہو سکتے ہیں کہ کون کیسا ہے......ہر انسان کے دو چہرے ہیں...اسکے اندر کہیں نہ کہیں منافقت چھپی ضرور ہوتی ہے....

طلال ویلا میں ایک اور ان چاہی صبح کا آغاز ہو چکا تھا۔۔۔وہ محل ویسا ہی عالیشان اور عمدہ سا اپنی جگہ پر موجود تھا۔۔۔۔۔

گھڑی صبح کے ساڑھے چھ بجا رہی تھی جب وہ تیز نیلے جوگنگ سوٹ میں تیزی سے بھاگتا ہوا اس عالیشان سے محل میں داخل ہوا

بکھرے سیاہ بال پیشانی پر پڑے تھے ایک ہاتھ میں مختلف بینڈز پہن رکھے تھے پاؤں میں سفید جوگرز پہنے پسینے کے ننھے ننھے قطرے پیشانی اور گردن پر پڑے چمک رہے تھے۔ سرمئی آنکھوں میں زمانے کا سرد پن لئے وہ بہت ہی مختلف سا لگ رہا تھا۔۔کسی بھی احساس سے خالی

www.novelsclubb.com

وہ ایسا ہی تھا.... مسکرانا اسکی زندگی کا حصہ نہیں تھا.....وہ ایک پتھر دل انسان بن چکا تھا

اسکا وجیہہ چہرہ اور کھڑے نکوش اسکی شخصیت کو مزید نکھارتے تھے.....

وہ بھاگتا ہوا ہاتھ میں پانی کی بوتل پکڑے گھر کے اندر داخل ہوا سامنے ہی لاؤنج میں فرزانہ بیگم موجود تھی....انکی اپنی کوئی اولاد نہیں تھی......یا شاید وہ اسی قابل تھی کے اس نعمت سے محروم ہو گئی....

اسی محرومی کی وجہ سے وہ دائم سے بہت بری طرح پیش آتی وہ اسے ہمیشہ سے پسند نہیں تھا

www.novelsclubb.com

وہ اسے اپنے راستے کی رکاوٹ سمجھتی تھیں....

دائم اندر داخل ہوا تو وہ تنزیہ مسکرا کر اسے دیکھ رہی تھی وہ بنا کچھ بولے اوپر اپنے کمرے کی جانب جانے لگا

جب پیچھے سے فرزانہ صاحبہ کی زہر خندہ آواز اسکے کانوں میں گونجی

"تمہیں کیا لگتا ہے تم اس طرح سڑکوں پر بھاگ کر اپنا غصہ کم کر لو گے ؟؟"

انکا زہریلا قہقہہ ہوا میں گونجا

دائم نے غصے سے آنکھیں میچیں اور شدت سے خود کو کچھ بھی غلط کہنے سے روک رہا تھا

www.novelsclubb.com

وہ انکی جانب گھوما اور پر سکون چہرہ لئے انکی جانب آیا

سرمئی آنکھوں میں سرد پن تھا بلا کا سرد پن....

"مت بھولیے فرزانہ صاحبہ کے میں اب بھی وہی سہما ہوا بارہ سالہ دائم نہیں ہوں جو آپ کے ڈرانے سے ڈر جاتا تھا..یا اس ڈر سے خاموش ہو جاتا تھا کہ کہیں آپ اسے کسی اندھیرے کمرے میں بند نہ کر دیں...."اسنے ایک وقفہ لیا

"میں اب پہلے جیسا نہیں رہا"

اسکی آنکھوں کی سختی اور چہرے پر چھائی ویرانی فرزانہ صاحبہ کو کچھ لمحوں کے لیے خوف میی مبتلا کر گئی....

"مجھے اب اندھیرے کمروں سے ڈر نہیں لگتا"

وہ اسی انداز میں اپنی سرد آنکھیں ان پر گاڑے بول رہا تھا

"میں کبھی بھی آپ کو آپ کے ناپاک ارادوں میں کامیاب نہیں ہونے دوں گا...آپ!!! کبھی میری ماں کی جگہ نہیں لے سکتی....

اور واللہ دائم طلال شاہ کی ہر بات پتھر پر لکیر جیسی ہوتی ہے..."

www.novelsclubb.com

اسکی سرمئی آنکھوں میں سنجیدگی تھی جیسے وہ ان سے وعدہ کر رہا ہو چہرے پر ویرانی تھی... صدیوں کی ویرانی..

وہ جھٹکے سے مڑا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا سیڑھیاں عبور کرتا اپنے کمرے کی جانب چلا گیا...

فرزانہ صاحبہ کو اسکے چہرے کی سنجیدگی نے جیسے خوف میں مبتلا کر دیا تھا...

"آخر وہ کیا کرنے والا تھا؟؟؟"

اور یہ سوچتے ہی انہیں دائم سے عجیب سا خوف محسوس ہوا...

****

www.novelsclubb.com

.

صبح مریم اپنے کمرے میں یونیورسٹی جانے کے لئے تیار ہو رہی تھی....

سلطانہ بیگم کمرے میں آئیں تو وہ سامنے ڈریسنگ ٹیبل کے پاس کھڑی بال بنانے میں مصروف تھی....

سلطانہ بیگم کو اسے یوں صبح صبح اٹھا دیکھ کر حیرت کا جھٹکا لگا مریم انہیں دیکھ کر مسکرائی

"مما کیا ہوا ایسے کیوں دیکھ رہی ہیں"

"ارے میری بیٹی اتنی بڑی کب ہو گئی جو آج خود ہی اٹھ گئی ہے"

وہ اسے محبت پاش نظروں سے دیکھتی بول رہی تھی مریم مسکرائی "مما یوں ہی بس نماز کے لیے اٹھی تھی تو نیند ہی نہیں آئی پھر"

"اچھا آجاؤ ناشتہ کر لو بیٹا"

واسے ناشتے کا بولتی مسکراتی ہوئی باہر چلی گئی...

مریم اپنی چیزیں سمیٹتی باہر چلی گئی

کھڑکیوں پر پڑے سفید پردے اب ہوا کی وجہ سے ہل رہے تھے....اور کمرے میں پھیلی سورج کی روشنی اسے مزید خوبصورت بنا رہی تھی...

****

دائم باتھروم سے گیلے بالوں میں ہاتھ ڈالتا ہوا ڈریسنگ ٹیبل کی جانب آیا

اسنے سفید رنگ کی ٹی شرٹ اور بھورے رنگ کی پینٹ پہن رکھی تھی وہ سفید رنگ میں انتہائی منفرد نظر آتا.. سفید ٹی شرٹ میں سے اس کثرتی بازو دکھائی دے رہے تھے

وہ برش سے اپنے بکھرے سیاہ بال سیٹ کرنے

لگا جب اسکی نظر اپنی کلائی پر پڑی اسکا بریسلٹ وہاں موجود نہیں تھا یہ بریسلٹ ارمان نے اسے دیا تھا....

وہ اس کے لیے قیمتی تھا بہت قیمتی

اسنے اپنی دونوں بھنویں ملائی جیسے کچھ سوچ رہا ہو......دائم نے پریشانی سے سر جھٹکا

اسے ابھی یونیورسٹی جانا تھا اور وہ طلال صاحب سے لیٹ اٹھنے کے متعلق تنز سننے کے موڈ میں نہیں تھا....وہ نیچا آیا تو طلال صاحب اسی کے انتظار میں تھے وہ اسے دیکھتے ہی تنزیہ بولے

"آؤ آؤ برخوردار تمہارا ہی انتظار ہو رہا تھا.."

www.novelsclubb.com

دائم کو ان کے لہجے سے بالکل بھی حیرت نہیں ہوئی کیونکہ یہ اکثر ہوتا تھا...

وہ اطمینان سے چلتا ہوا آیا اور بغیر کچھ بولے کرسی کھینچتا ہوا بیٹھ گیا..

اتنے میں فرزانہ صاحبہ ملازم کو ہدایت دیتی کچن سے باہر آئی اور اسکے سامنے کرسی کھینچ کر بیٹھ چکی تھی... دائم بنا کوئی تاثر لیے بیٹھا رہا

ملازمہ ناشتہ ٹیبل پر لگا کر جا چکی تھی...

فرزانہ صاحبہ نے فرش جوس کا گلاس بھرتے ہوئے دائم کے آگے رکھ دیا. طلال صاحب دائم کو سختی سے دیکھتے ہوئے بولے

"جوس پیو تماری ماں نے اتنے پیار سے تمہارے آگے رکھا ہے"

دائم چمچ پلیٹ میں زور سے پٹخی اور سرد سرمئی آنکھیں انکی جانب گھمائی

"میں نے کہا نا آپ سے کہ یہ عورت میری ماں نہیں ہے"

وہ غصے سے دانت پیستے ہوئے بولا

www.novelsclubb.com

"دائم تمیز سے بات کرو تمہاری ماں اب مر چکی آخر تمہیں سمجھ کیوں نہیں آتا میں.."

وہ غصے کی شدت سے آنکھوں میں خون اتارے بول رہے جب دائم کی سخت آواز اس ڈائننگ روم میں گونجی

"وہ مری نہیں تھی بابا! انہیں قتل کیا گیا تھا. اور یہ بات آپ بھی جانتے ہیں"

وہ سرمئی آنکھیں ان پر گاڑے بولا

"آپ تو بھول گئے لیکن میں اپنی ماں کے مجرم کو نہیں چھوڑوں گا.. اور اپ تو جانتے ہیں نا دائم طلال شاہ کی ہر بات پتھر پر لکیر ہوتی ہے..."

وہ تلخی سے مسکرایا اور ایک جھٹکے سے ٹیبل سے اٹھا اپنی جیکٹ اور گاڑی کی چابی اٹھائی اور تیزی سے باہر نکل گیا سرمئی آنکھوں میں خون سا اُتر آیا تھا

....

www.novelsclubb.com

صبح آٹھ بجے کا وقت تھا اور مریم اور زارا یونیورسٹی پہنچ چکی تھیں آج انہیں رافع چھوڑنے آیا تھا.

آج مریم سفید شلوار قمیض پہنے ہوئے تھی جس پر نفاست سے سیاہ دھاگے کا کام کیا گیا تھا اور سیاہ ہی دوپٹہ اوڑھے بالوں کو کیچر میں ہلکا سا جکڑے ہوئی تھی.. گھنگریالے براؤن بال کمر پر بکھرے پڑے تھے چمکتی سبز آنکھیں معصوم چہرہ.اور گلابی رنگت وہ سفید رنگ میں انتہائی حسین لگ رہی تھی جبکہ زارا آج ہلکا براؤن فراک پہنے ہوئے اور بالوں کو کھلا چھوڑے ہمیشہ کی طرح پراعتماد چہرہ لیے ہوئے تھی

"زارا یار میرا بالکل بھی دل نہیں ابھی کلاس میں جانے کا"

مریم منہ بناتی نیند سے بھری سبز آنکھوں سے بول رہی تھی زارا نے اسے چڑتی نظروں سے دیکھا

www.novelsclubb.com

"مریم ہم یونیورسٹی کلاس لینے ہی آئے ہیں چلو اب"

وہ اسے ہاتھ سے پکڑے اپنے ساتھ گھسیٹ آہی تھی تبھی مریم نے اپنا ہاتھ چھڑایا

"اچھا چلو ہم لائبریری چلتے ہیں نا مجھے ایک کتاب دیکھنی ہے وہاں پلیز اور ویسے بھی ابھی کلاس شروع ہونے میں وقت ہے."

وہ امید بھری نظروں سے زارا کو دیکھ رہی تھی لیکن اسے گھورتی رہی

"یار چلو نا تم تو میری پیاری دوست ہو نا؟ کب تک ایسے گھورو گی مجھے."

زارا اس کے لاڈ سے بولنے پر مان گئی

"افففف اچھا یار جب تک تمہاری بات نہ مانی جائے تم جان نہیں چھوڑتی".

مریم کی سبز آنکھیں چمکی تھیں

"جان تو میں تمہاری کبھی نہیں چھوڑوں گی یہ یاد رکھو تم."

وہ اسے ایسے ہی چمکتی نظروں سے دیکھتے مسکراتے ہوئی بول رہی تھی

"اچھا یار مت چھوڑنا" زارا بھی مسکراتی ہوئی بول رہی تھی.. "لیکن مریم مجھے نہیں معلوم کہ یہ لائبریری کہاں ہے" وہ بے چین ہوتی نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے بولی

"ارے یار یہ تو مجھے بھی نہیں پتہ" مریم بھی اُداس سی آواز لئیے بولی لیکن اک دم ہی اسکی سبز آنکھوں میں امید کی کرن اُبھری

"زارا وہ دیکھو" سامنے وہ زارا کو ہاتھ کے اشارے سے کچھ دکھا رہی تھی.

سامنے ایک لڑکا بینچ پر بیٹھا موبائل-فون پر مصروف تھا

"ہاں تو پاگل وہ لڑکا ہے لائبریری نہیں جو اتنا خوش ہو رہی ہو تم.." زارا کو اسکی عقل پر ماتم کرنے کا جی چاہا..

"افف مجھے بھی نظر آرہا ہے کہ لڑکا ہے..." مریم نے کوفت سے آنکھیں گھمائی.."لیکن یہ ہمیں بتادیگا کے لائبریری کہاں ہے چلو اس سے پوچھ لیتے ہیں.." وہ زارا کو ہاتھ سے پکڑتی اس بینچ پر بیٹھے اس لڑکے کی طرف گئی.

www.novelsclubb.com

"بات سنیں؟؟"

مریم اور زارا اس پر آنکھیں ٹکائے کھڑی تھیں لیکن اس لڑکے نے کوئی جواب نہیں دیا

مریم اور زارا کو اسکی یہ حرکت بہت ہی ناگوار گزری

"مسٹر ہم آپ سے مخاطب ہیں بات سنیں"

اس بار زارا تھوڑی تیز آواز سے بولی تو بینچ پر بیٹھا وہ لڑکا چونکا اور سوالیہ نظروں سے انکی جانب متوجہ ہوا

وہ ارمان تھا ارمان سلیم.

"جی آپ کو مجھ سے کوئی کام ہے؟"

وہ انہیں سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا... مریم نے اس کی بات سنتے ہی اثبات میں سر ہلایا زارا زہریلی نظروں سے اسے گھور رہی تھی

"جی موصوف بلکل". زارا جتا کے بولی

ارمان کو اس کا انداز کچھ عجیب سا لگا..

"جی بولیں کیا بات ہے؟ "وہ اسے جانچتی ہوئی نظروں سے دیکھ رہا تھا.. اتنے میں اسے سامنے سے دائم بے زاریت سے چلتا ہوا اسکی طرف آتا دکھائی دیا

www.novelsclubb.com

مریم جھٹ سے بولی.. "ہمیں لائبریری جانا ہے ہم یہاں کے نیو سٹوڈنٹ ہیں ہمیں نہیں پتا لائبریری کہاں ہے کیا آپ بتا سکتے ہیں؟؟"

مریم نے اسے سارا معاملہ سمجھاتے ہوئے پوچھا

اتنے میں دائم وہاں آ پہنچا اور عین مریم کے پیچھے کھڑا ہو گیا اور سوالیہ نظروں سے ارمان کو دیکھا.......وہ نہیں جانتا تھا کے آگے مریم ہے

ارمان بات سمجھتے ہوئے بولا

"جی کیفے سے رائٹ سائیڈ کی طرف ہے لائبریری"

وہ تکلفانہ انداز میں مسکرا کر بولا

"آپ کا بہت شکریہ!"

www.novelsclubb.com

مریم اور زارا اسے شکریہ کہتے گھومی تو سامنے دائم کھڑا تھا... سبز آنکھیں سرمئی آنکھوں سے ٹکرائی تھیں... مریم نے اسے دیکھتے ہی جیسے منہ بنایا... دائم ان دونوں کو ایک نظر دیکھ کے انکے سامنے سے ہٹ گیا

"ہنہہ ایڈیٹ کہیں کا" مریم اپنی آنکھیں گھماتی آگے نکل گئی

دائم نے اپنی شان میں کہے گ ئے یہ الفاظ بخوبی سنے تھے اور کوفت سے آنکھیں میچی تھیں

زارا بھی مریم کے پیچھے بھاگی

"یہ کیا تھا بھائی؟؟"

ارمان مریم کے رویے پر بولا

"یہ دونوں کیا لینے آئی تھی یہاں؟؟"

ارمان دائم کو ایسے کھڑا دیکھتے ہوئے بولا

"کچھ نہیں یار۔۔۔۔۔۔۔۔

لائبریری کا راستہ پوچھ رہی تھیں"

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

ارمان بے زاریت سے بولا دائم نے گردن ترچھی کر کے پیچھے کی طرف دیکھا جہاں مریم اور زارا جاتی دکھائی دے رہی تھی مریم کے گھنگریالے بال پشت پر پڑے ہوئے تھے دائم نے اسے اک نظر دیکھ کے اپنی نظر ہٹالی وہ۔ اور ارمان اپنی کلاس کی جانب چلے گئے...

"زارا یہ وہی لڑکا تھا جو کل مجھ سے ٹکرایا تھا"

مریم لائبریری میں بیٹھی سرگوشی سے زارا کو بتا رہی تھی...

"کون سا جس سے ہم نے راستہ پوچھا؟؟

www.novelsclubb.com

زارا تجسّس سے اسے دیکھے پوچھ رہی تھی

"نہیں وہ والا جو ہمارے پیچھے کھڑا تھا سڑیل"

مریم منہ بناتی بول رہی تھی

"ایسے تو نہ بولو یار اچھا خاصا ہنڈسم تھا وہ"

"ہاں ہوگا اپنے گھر کا ہینڈسم"

مریم زارا کو چھیڑنے کے انداز میں بولی تو دونوں دبی دبی ہنسی.....

وہ ایک اندھیرا کمرا تھا جہاں کوئی اکیلے صوفے پر بیٹھا سگریٹ پی رہا تھا سگریٹ کے جان لیوا دھواں نے کمرے کے ماحول کو گھٹن زدہ کرر کھا تھا حیرت کی بات یہ تھی کہ صبح کے اس پہر اس اندھیرے کمرے میں کون تھا وہ بھی اتنی غیر سی حالت میں وہ لگاتار سگریٹ کا دھواں پھونکتا جارہا تھا وہ شخص گہری سوچ میں تھا عجیب بے نام سا احساس تھا اس کی آنکھوں میں

یک دم ہی دروازے پر دستک دی گئی

وہ شخص ہوش میں آیا"کون ہے؟آجاؤ"

سامنے ایک بوڑھا سا ملازم ادب سے ہاتھ باندھے کھڑا تھا..."صاحب جی بڑے صاحب آپکو بلا رہے ہیں وہ نیچے انتظار کر رہے ہیں"

"ہاں ہاں۔۔تم جاؤ میں آتا ہوں...".انتہائی بد تمیزی سے جواب دیا گیا تھا

ملازم نے کمرے سے نکلتے ہی ایک گہرا سانس لیا.....اس قدر سگریٹ نوشی بھی انسان کے لیے اچھی نہیں پتا نہیں کیا بنے گا راحیل بابا کا وہ نفی میں سر ہلاتا نیچے کی جانب چلا گیا

ہارون بخاری ٹانگ پر ٹانگ رکھے انتہائی غصے میں دکھائے دے رہے تھے تبھی انہیں سیڑھیاں اترتا ہوا وہ نظر آیا....سیاہ شرٹ کے بٹن گریبان سے کھلے تھے سرخ آنکھیں اور بکھرے ہوئے بال وہ بد تمیزی سے انکے سامنے ہی صوفے پر آ بیٹھا

www.novelsclubb.com

"ہاں بابا!.....بولیں کیا بات ہے"

وہ انہیں دیکھتا بیزاری لیے بولا

"بے غیرت انسان تمہیں باپ سے بات کرنے کی زرا سی بھی تمیز نہیں؟ کیا حالت بنائی ہے تم نے اپنی؟؟ کسی آوارہ آدمی جیسے لگ رہے ہو تم کہیں سے بھی ہارون بخاری کے بیٹے نہیں لگتے....

ماننا پڑے گا میرے دوست طلال کے بیٹے دائم کو کم سے کم تم جیسا نشئی تو نہیں ہے اس جیسے بننے کی کوشش کرو"

وہ تنزیہ نگاہ اس پر ڈالے چلا رہے تھے

www.novelsclubb.com

بس ڈیڈ بس! میری ماں کے خلاف اب ایک اور لفظ نہیں نہیں ہے وہ آوارہ...

اور میں آپ کا بیٹا بننا ہی نہیں چاہتا میری اس حالت کے ذمہ دار آپ ہیں آپ نے

کبھی مجھ سے یہ نہیں پوچھا کہ آخر میں کیا چاہتا ہوں ہمیشہ مجھے اس دائم سے کمپیئر کیا وہ اچھا ہے میں برا ہوں ہے نا ڈیڈ؟ میں اسے جان سے مار دونگا میں آپ کی سوچ سے زیادہ برا بن جاؤں گا آپ سب پر ایک عذاب بن کر نازل ہونگا سمجھے آپ میں سب کچھ برباد کردوں گا ڈیڈ یاد رکھیں میری اس بات کو

وہ غصے سے سرخ آنکھوں سے تیز لہجے میں بولا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا گھر سے باہر نکل گیا ہارون صاحب کو اس کی دماغی حالت ٹھیک نہیں لگ رہی تھی

....

www.novelsclubb.com

راحیل کی ماں ایک امی خانان سے تعلق رکھنے والی عورت تھی وہ ایک گاؤں کی اونچی اور عزت دار حویلی میں پیدا ہوئی تھیں جو عزت کے لئیے کسی کا قتل بھی کرنے کو تیار ہوتے تھے انکا نام ماہ جبین تھا وہ ایک خوبصورت خاتون تھیں....

انکی حویلی کی کسی تقریب میں ان کی ملاقات ہارون بخاری سے ہوئی جو کہ ایک لالچی انسان تھے پیسے کی زیادتی نے انہیں پیسے کا پجاری بنا دیا تھا جب انسان کے پاس زیادہ پیسا آجائے تو وہ خود کو وقت کا فرعون سمجھ بیٹھتا ہے جہاں انہیں پیسا دکھائی دیتا وہاں وہ کسی اپنے پرائے کی نہیں سنتے ہارون بخاری بھی خود کو وقت کا فرعون سمجھتا تھا اس حویلی میں جب ماہ جبین سے انکی ملاقات ہوئی تو وہ ان سے بات چیت کرتے ہوئے انہیں معلوم ہوا کے وہ اسی حویلی کی ہیں ایک امیر اور خوبصورت عورت اور یہاں ہارون بخاری کی نیت پلٹ گئی...انھوں نے ماہ جبین کو اپنی جھوٹی محبت کا یقین دلایا اور انہیں حویلی سے بھگا لائے اور نکاح کر لیا یہ سوچ کر کہ جب وہ واپس جائیں گے تو انہیں قبول کر لیا جائے گا لیکن ایسا نہیں ہوا

-----

www.novelsclubb.com

جب انسان کی نیت ٹھیک نہ ہو تو اچھے کام بھی برے میں تبدیل ہو جاتے ہیں یہاں ایسا ہی ہوا.... نکاح کے بعد حویلی والوں نے انہیں قبول کرنے سے انکار کر دیا اور ماہ جبین کو اس کے حصے کا کوئی حق نہ دیا ہارون کا شیطانی منصوبہ دھرا کا دھرا رہ

گیا...اور وہ اپنی اس ناکامی کا غصہ ماہ جبین کو مار پیٹ کر اُتارتا تھا ماہ جبین نے اس گھٹن زدہ گھر سے نکلنے کی بہت کوشش کی لیکن ہر بار وہ ہار جاتی...یونہی وقت گزرتا گیااور ہارون خود کو وقت کا فرعون سمجھتے ایک عورت پر ظلم کرتا رہا.وہ اتنی تھک چکی تھی اس زندگی سے اور اس نام کے تعلق سے کہ اپنے بچے کو جنم دیتے ہی اس دنیا سے چلی گئی لیکن ہارون بھول گیا تھا کے اس دنیا کا خالق و مالک صرف اللہ ہے زندگی موت اسی کے ہاتھ میں ہے وہ ایک ظالم کو کبھی آزاد نہیں چھوڑا کرتا اور اس کی پکڑ بہت سخت ہے اور ہارون بخاری کا انجام صرف وقت ہی بتائے گا..

....

www.novelsclubb.com

یونیورسٹی میں وہی ماحول تھا معمول کے مطابق گہما گہمی اور صبح کا تازہ موسم سٹوڈنٹس اپنے کاموں میں مصروف تھے کوئی لائبریری تو کوئی کلاس میں کتابیں کھولے بیٹھا تھا۔

دائم اور ارمان بھی اپنی کلاس میں اطمینان سے بیٹھے تھے جب دھم سے کلاس کا دروازہ کھلا اور سامنے کھڑے شخص کو دیکھتے ہی دائم کے تاثرات بدلے ارمان نے کوفت سے سر جھٹکا

"آ گیا ہے پھر سے موڈ خراب کرنے"

ارمان دائم سے سرگوشی میں بولا

"تو بات مت کرنا اس سے دائم سمجھا نا؟"

www.novelsclubb.com

ارمان دائم کی طرف دیکھتے ہوئے بولا دائم نے اثبات میں سر ہلایا

راحیل انہیں جبھتی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے اپنی جگہ پر آ بیٹھا کچھ ہی دیر بعد پروفیسر کلاس میں داخل ہوئے اور سب انکی جانب متوجہ ہو گئے

مریم اور زارا باقی سب کے ساتھ کلاس میں بیٹھی تھی تھیں

سامنے ایک بڑھی عمر کی خاتون حجاب کی ئے وائٹ بورڈ کے پاس کھڑی انہیں لیکچر دے رہی تھی جو یقیناً انکی کوئی ٹیچر تھیں

"بچوں میں آپ سب سے ایک بات ڈسکس کرنا چاہتی ہوں آپ سب کیوں کہ جونیئر ہیں تو ہم سب پروفیسرز نے آپ کی ایکٹیویٹی کے لیے کچھ

پروجیکٹ پلان کیا ہے"

www.novelsclubb.com

وہ بہت ہی شائستہ انداز میں بول رہی تھیں تمام سٹوڈنٹس بہت دلچسپی سے انہیں سن رہے تھے مریم اور زارا بھی تجسس کا شکار تھیں کے آخر کیسا پروجیکٹ ہو گا....

"آپ سب جونیئر رو کے سٹوڈنٹس اپنے سنر رو کے سٹوڈنٹس کے ساتھ پروجکٹ میں مدد کریں گے..اس کا اصل مقصد یہ ہے کہ پروجیکٹ کے ساتھ ساتھ آپکو اپنے سینئرز سے بہت کچھ سیکھنے بھی ملے گا۔۔۔.اور یہ کس طرح کا پروجکٹ ہے اگلی کلاس میں بتادیا جائے گا آپ سب سٹوڈنٹس سینیئرز کے ہال میں آجائیں"

وہ خاتون انہیں ہدایت دیتی کلاس روم سے باہر چلی گئ

"زارا یار کتنا مزہ آئے گا ہے نا؟"

مریم پرجوش انداز میں زارا سے بولی

www.novelsclubb.com

"ہاں لگ تو کچھ ایسا ہی رہا ہے زارا بھی اسی کے انداز میں بولی"

لیکن مریم یہ نہیں جانتی تھی کہ اس کہ زندگی آگے بہت کچھ ہونے والا ہے وہ اس سب سے بے خبر تھی وہ اپنے آنے والے وقت سے انجان تھی

بعض دفع زندگی انسان کا ساتھ نہیں دیتی ہر بار ایسا نہیں ہوتا جیسا انسان نے اپنے لیے سوچا ہو

اسکے سوچنے سے کچھ فرق نہیں پڑتا

ہوتا وہی ہے جو اُس کی قسمت کا فیصلہ ہو.....

ارمان آسمانی رنگ کی ٹی شرٹ اور جینز پہنے ہینڈ سم لگ رہا تھا دائم کے ساتھ چلتا ہوا آرہا تھا دائم شانِ بے نیازی سے کندھے پر سیاہ بیگ لٹکائے اپنے ہاتھ میں پہنی گھڑی میں وقت دیکھ رہا تھا ایک ہاتھ میں گھڑی اور دوسرے ہاتھ میں سیاہ رنگ کے کچھ بینڈز پہن رکھے تھے جو ہمیشہ اسکے ہاتھ میں ہوتے تھی جو انتہائی پر کشش نظر آتے.......

وہ دونوں بھی سینیئرز ہال میں آ پہنچے۔۔

دائم اور ارمان وہاں لگی کرسیوں پر بیٹھ گئے ان سے آگے والی قطار میں لگی کرسیوں پر زارا اور مریم بیٹھے....

یہ ایک برا اتفاق تھا بقول مریم بنتِ کیف عالم کے جب اس نے ان دونوں کو اپنے پیچھے بیٹھے دیکھا

"یہ سڑیل یہاں بھی آ گیا" وہ خود سے بڑبڑائی

اور آنکھیں گھما کر رہ گئی

اب پروفیسر سامنے کھڑے کچھ بتانے میں مصروف تھے ہال کافی بڑا اور سلیقے سے بنایا گیا تھا لمبی قطار میں سٹوڈنٹس کے لیے کرسیاں لگائی گئی تھیں ہال روشنی میں جیسے جگمگا رہا تھا پر سکون اور تازہ سا ماحول تھا وہاں کا......ہال میں صرف پروفیسر کی آواز سنائی دے رہی تھی باقی سب نفوس خاموشی سے انہیں سن رہے تھے

پروفیسر کی بات پوری ہوئی تو وہ ہال سے باہر جانے کے لیے بڑھے تمام سٹوڈنٹ بھی انکے ادب میں کھڑے ہو گئے

"چلو زارا ہم لسٹ میں چل کر دیکھتے ہیں ہمارے پارٹنرز کون ہے" مریم خوشی سے بولی

"ہاں چلو" زارا بھی اسی کے انداز میں بولی

وہ دونوں حال میں لگی اس لسٹ کی جانب چل دی دائم اور ارمان بھی وہیں تھے بلکہ سٹوڈنٹس کا ایک جمِ غفیر وہاں موجود تھا مریم نے جونیئر لسٹ میں اپنے نام کے سامنے لکھا ہوا وہ نام پڑھا جو کل رات اس نے اپنی فائلز میں موجود بریسلٹ پر پڑھا تھا

ہاں اس نے دائم طلال شاہ کا نام اپنے نام کے عین سامنے لکھا ہوا پایا

وہ کشمکش میں گھری اس نام کو پڑھتی گئی

"ارے مریم ہٹو مجھے بھی دیکھنے دو ایسا بھی کیا لکھا ہے جو تم حل نہیں رہی"

زارا نے جھنجھلا کے مریم کے وہاں سے ایک طرف کیا..

"دائم یہ تو وہی نام ہے جو." وہ خود سے بڑبڑائی...

.زارا کے نام کے سامنے بھی کچھ عجیب سا لکھا تھا عجیب سے مراد ارمان سلیم...

"زارا کیا تم اس لڑکے کو جانتی ہو جسکا نام میرے ساتھ آیا ہے"

مریم نے بے چینی سے اس سے پوچھا

"نہیں یار آؤ ہم جا کے دیکھتے ہیں"

www.novelsclubb.com

وہ انہیں ڈھونڈتی ہوئی سینیئر ڈیپارٹمنٹ آ پہنچیں

زارا نے پاس کھڑی لڑکی سے ارمان کے بارے میں پوچھا تو اس نے ہاتھ کے ساتھ سامنے بیٹھے ارمان کی طرف اشارہ کیا زارا اسکا شکریہ ادا کرتی مریم کو ساتھ لیے ارمان کی جانب آئی

دائم اور وہ اپنے ڈپارٹمنٹ کے ہال میں بیٹھے کافی کے گھونٹ بھرنے میں مصروف تھے

Excuse me?"”..

www.novelsclubb.com

زارا انتہائی تمیز کے دائرے میں رہتے ہوئے بولی

دائم کی انکی طرف پشت تھی تو مریم اس کا چہرہ نہ دیکھ پائی

ارمان نے نگاہیں اُٹھا کر اسکی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا

پھر کچھ یاد آنے پر بولا

"کیا ہوا مس آپ کو لائبریری نہیں ملی کیا؟؟"

دائم کی چھٹی حس نے اسے کچھ خبردار کیا وہ سیدھا ہو بیٹھا

"نہیں مسٹر ہمیں آپ سے بات کرنی ہے."

زارا بارعب طریقے سے بولی

ارمان کی نظروں نے دائم کی نظروں سے سوال کیا

"جی بولیں؟؟"

مریم خاموشی سے کھڑی اپنی اس جان سے عزیز دوست کی حرکتیں دیکھ رہی تھی

www.novelsclubb.com

"آپ ارمان سلیم ہیں؟؟"

"جی اس میں کوئی شک نہیں کہ میں ہی وہ عظیم ہستی ہوں" ارمان شرارت سے بولا

"اوو.. میں آپکی جونیئر ڈپارٹمنٹ سے ہوں آپ کے ساتھ پروجیکٹ میں مدد کرونگی زارا افتخار"

زارا اپنا تعارف کروا کے خاموش ہوگئی

"ہمم مس اچھا لگا آپ سے مل کر" ارمان اسی انداز میں بولا

"اچھا مجھے بتائیں یہ دائم کون ہے؟؟"

مریم جھٹ سے بولی کے کہیں میری بات رہ ہی نہ جائے یہ جلد بازی ایک دن اس لڑکی کو بہت بھاری پڑے گی آہہ

ارمان مریم کی بات کا جواب دینے لگا جب دائم کرسی سے اُٹھا اور مریم کے سامنے کھڑا ہو گیا

www.novelsclubb.com

"جی محترمہ میں ہوں دائم فرمائیں کیا کام ہے!؟"

وہ سرد سے لہجے میں بولا اسے اپنے سامنے کھڑے دیکھ مریم کی سٹی گم ہوئی وہی سرد سرمئ آنکھیں مغرور چہرہ وہ اپنی سرمئ آنکھوں سے اس کی سبز آنکھوں میں جھانک رہا تھا..

زارا کے ہلانے سے مریم جیسے ہوش کی دنیا میں واپس آئی

''وہ میں بس......وہ آپ اور میں..میرا مطلب ہے کہ ہم ساتھ پروجیکٹ پر کام کریں گے بس اسی لیے.."

دل ہی دل میں مریم نے خود کو خوب عزت سے نوازا۔۔پتہ نہیں کیا بول رہی تھی وہ

''ہمم اوکے "وہ اطمینان سے اسے جواب دیتا واپس کرسی پر بیٹھ گیا

www.novelsclubb.com

وہ منہ کھولے اس مغرور شخص کو دیکھ رہی تھی جو ہر بار اسے لاجواب کر دیتا اس کا یہ سرد لہجے ہمیشہ مریم کو گہری سوچ میں ڈال دیتا تھا

زارا اسے اپنے ساتھ باہر لے آئی

"تم نے لہجہ دیکھا اسکا...اوکے ہنہ... مغرور انسان"

مریم تپی ہوئی اپنی ہی دھن میں بولی جارہی تھی

"تو تم اتنا اثر کیوں لے رہی ہو یار اب ہر ایک تم سے مسکرا کر تھوڑی بات کرے گا"

زارا اس کی بات پر چوٹ کر گئی

"ہمم سہی کہا" مریم افسردگی سے بولی

"اچھا میں آج جلدی جارہی ہوں ماما کے ساتھ ڈاکٹر کے پاس جانا ہے"

زارا نے ایک اور دھماکا خیز مواد مریم پر پھینکا

www.novelsclubb.com

"تم نے پہلے کیوں نہیں بتایا مجھے یار میں اکیلی کیا کروں گی"

"یار بھول گئی نا اب میں چلتی ہوں"

وہ دونوں چلتی ہوئی یونیورسٹی کے مین گیٹ پر آگئیں

''اچھا یار آنٹی کو سلام دینا۔۔۔اللہ حافظ !"

مریم افسردہ چہرہ لیۓ اس سے بولی

''ہاں اوکے یار بائے "زارا اب مین گیٹ سے باہر نکل گئی وہ اسے جاتا دیکھ رہی تھی

وہ آج پھر سے اکیلی تھی اس کی دوست اسے اکیلا چھوڑ کے جا چکی تھی....

انسان ہمیشہ آخر میں اکیلا رہ جاتا ہے اسے اپنی آگے کی منزل خود طے کرنی ہوتی ہے اکیلے بالکل اکیلے.......

www.novelsclubb.com

مریم واپس اندر کی طرف چلی آئی جب اسے محسوس ہوا کے بیگ میں پڑا اس کا فون چیخ رہا ہے.. اس نے بیگ کو ٹٹولا اور موبائل فون دیکھا جس میں رافع کا نام جگمگا رہا تھا ایک پیاری مسکراہٹ نے مریم کے چہرے پر گھیرا کیا

"جی جناب آ گئی بہن کی یاد؟" وہ مسکراتی آ کر وہاں باغیچے میں بیٹھ گئی...

"سوری ماہی میرا بچہ... صبح دیر ہو گئی تو ملاقات ہی نہیں ہوئی"

"اچھا ایک شرط پے معافی مل جائے گی"

وہ شرارت سے بولی کیونکہ ابھی وہ رافع کو چڑانے کے موڈ میں تھی.....

"اففف ایک تو تمہاری یہ شرط والی دکان میں نے کل بھی ماما سے ڈانٹ کھائی تھی یارررر!!"

"ہاں تو بہن کے لیے اتنا نہیں کر سکتے ہمم؟؟"

وہ مصنوعی طور پر غصے سے بولی

"اچھا ابھی میں بہت مصروف ہوں بس میرا انتظار کرنا میں تمہیں لینے آؤں گا

اوکے بائے ماہییییی !"

اس نے ماہی کا لفظ تھوڑا لمبا بولا

"ہاں ہاں بہن کے لیئے اب کہاں وقت ہے ہمم"

وہ بات کرتی رہی مگر دوسری جانب سے رابطہ منقطع ہو گیا...

وہ اس کی حرکت پر زور سے ہنسی

وہ ہمیشہ آدھی بات ان کے فون رکھ دیتا تھا..... مریم موبائل فون واپس بیگ میں رکھنے لگی جب اسے کچھ دکھائی دیا..

ہاں اسے دائم کا بریسلٹ دکھائی دیا اسے دیکھتے ہی مریم نے اپنے سر پر چت لگائی

"اففففف۔۔۔یہ بریسلٹ"

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ بریسلٹ لی ئے بیٹھی تھی جب کوئی اس کے عقب میں آکر رکا..اسے کسی کی موجودگی کا احساس ہوا تو سر آٹھائے اوپر دیکھا

سامنے وہ بھوری سرمئ آنکھوں والا نوجوان تھا اسی مغرور چہرے کے ساتھ...۔

اسے دیکھتے ہیں مریم کا دماغ چلنا ہی بند ہو جاتا تھا۔۔

مریم اسے سوالیہ نظروں سے گھورتے ہوئی اُٹھ کھڑی ہوئی

"کیا چاہیے تمہیں؟کیوں بار بار میرے سامنے آجاتے ہو؟؟ مغرور انسان!! اگر تمہارا ارادہ مجھ سے معافی مانگنے کا ہے تو مانگ لو.."

وہ غصے سے لال ٹماٹر بنی بولی

دائم کو حیرت کا جھٹکا لگا۔

"معافی کیسی معافی؟"

اہ پھر سے غلط بول گئی یہ لڑکی

www.novelsclubb.com

‘‘میں کس بات کی معافی مانگوں محترمہ.؟

میں وہ چیز لینے آیا ہوں جو آپ چرائے بیٹھی ہیں"

وہ سرد آنکھیں اس پر گاڑے بولا

مریم بمشکل اس کے سینے تک آرہی تھی وہ ایک درخت کے پاس کھڑے تھے...
اس خوبصورت باغیچے میں ہر جگہ دھوپ کی تپش تھی لیکن وہ دونوں اس سایادار درخت کے ٹھنڈے سائے میں ایک دوسرے کے عین سامنے کھڑے تھے

www.novelsclubb.com

ایک انا پرست انسان اور ایک نازک مزاج لڑکی

"مسٹر!! کیا کہا تم نے؟؟ میں تمہیں چور لگتی ہوں؟ میں؟؟"

مریم نے ہاتھ سے اپنی طرف اشارہ کیا

مریم آنکھیں پھاڑے اس کے وجیہہ چہرے کو دیکھتے بولی

"چور کو چور نہیں بولوں گا تو کیا بولوں ؟؟اور کس لہجے میں بات کر رہی ہیں آپ ؟"

وہ اسی سختی میں اس پاگل لڑکی کو دیکھ رہا تھا آخر کہاں پھس گیا تھا دائم طلال شاہ

"لہجہ ؟؟ ہنہ لہجے کے بارے میں تو تم کچھ بولو ہی نہیں تم جتنا روڈ انسان میں نے اپنی زندگی میں نہیں دیکھا.....

www.novelsclubb.com

اور بتاؤ میں نے کیا چرا لیا تمہارا ؟؟"

وہ آنکھیں سکیڑے ہاتھ سینے پر باندھے اسے گھور رہی تھی

"یہ جو بریسلٹ ہے نہ یہ میرا ہے محترمہ !"

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ ایک آئیبر واچکائے اسے دیکھ کے تنزیہ بولا

اور یہاں مریم کے چہرے کے رنگ بھک سے اُڑے۔۔افف کیسے بھول گئی وہ؟؟؟

۔لیکن اُسنے اپنی بیوقوفی چھپانے کی پوری کوشش کی

"یہ؟؟ یہ تمہارا ہے کیا؟" وہ سبز آنکھوں سے اسے دیکھتی سوال کر رہی تھی دائم کے دل میں عجیب سی کیفیت پیدا ہوئی

"کیا ثبوت ہے تمہارے پاس؟؟؟'

اور یہاں دائم نے کوفت سے آنکھیں بند کیں اور کہا۔۔۔

"محترمہ اگر آپ کی ان آنکھوں کو تھوری تکلیف نہ ہو تو دیکھیں اس پر میرا نام لکھا ہے!!.......اور آپ مجھے تم مت کہی ئے؛اتنی قریبی نہیں آپ میری!"

مریم کا بس نہیں چلا تھا وہ اس سر پھرے انسان کو سنا دے

"یہ لیں اپنا بریسلٹ اور میں چور نہیں ہوں ہنننہ" وہ اپنا بیگ اُٹھاتی وہاں سے رفو چکر ہوئی

دائم نے گھوم کر اس کی پشت پر بکھرے گھنگریالے بالوں کو دیکھا وہ چلتی ہوئی سیڑھیوں سے اوپر کی طرف چلی گئی جب ارمان دائم کے قریب آکر آہستہ سے بولا

"چاند پر تمہارا نام لکھنے کا جی چاہتا ہے

مگر کیا کرے یہ خیال ہی دوپہر کو آتا ہے!!"

www.novelsclubb.com

ارمان دائم کو چڑانے کے لیے اکثر ایسے شعر بولا کرتا تھا اور آج بھی وہ اپنا فرض بخوبی انداز میں سر انجام دے رہا تھا

"چلی گئی ہے وہ میرے یار" وہ ہنستا ہوا دائم سے کہنے لگا

دائم نے ٹکا کر کہا "ہاں نظر آرہا ہے مجھے"

"اور اپنی یہ سستی شاعری مجھے مت سنایا کر"

"تجھے میری یہ شاعری پسند ہے بھائی مان کیوں نہیں لیتا تو" ارمان کی بات سن کر دائم کچھ نا بولا

www.novelsclubb.com

ارمان اس بات کا اثر لیے بغیر دوبارہ بولا

"اچھا کیا بات کر رہا تھا تو اس سے ؟؟" ارمان مسکراہٹ دبائے پوچھ رہا تھا

"اگر تو اپنے پیروں پر کھڑا رہنا چاہتا ہے تو زیادہ مت بول " دائم نے ایک ایک لفظ کو چبا کے بولا

ارمان کا قہقہہ منہ پھاڑ تھا اچھا میں جا رہا ہوں بابا نے آفس بلایا ہے تو بھی چل ؟

دائم اپنی گہری آواز میں ارمان سے بولا

"ہاں ٹھیک ہے چل پھر "

وہ دونوں اب پارکنگ کی طرف جانے لگے...

www.novelsclubb.com

....

"ہنہ بڑا آیا مجھے اپنا قریبی بنانے والا مجھے بھی کوئی شوق نہیں اس مغرور انسان سے بات کرنے کا پتا نہیں کیوں میرے سامنے آتا ہے یہ عجیب آدمی"

مریم غصے کی شدت سے اپنے آپ سے بولے جا رہی تھی

وہ کوریڈور میں پڑی ایک بینچ پر جا کر بیٹھ گئی اور ایک کتاب کھولے اس کا مطالعہ کرنے لگی جیسے اس سے ضروری تو اور کوئی کام ہی نہیں باقی رہا دنیا میں

خیر وہ ابھی رافع کے انتظار میں تھی۔۔۔اسے گھر جانا تھا

منہ بنائے بینچ پر بیٹھی کتاب پر سبز نظریں ٹکائے اس بات سے بالکل بے خبر بیٹھی تھی کے وہاں دور پارکنگ میں کوئی شخص کھڑا اسے گھور رہا ہے کسی سوچ میں ڈوبا.....

www.novelsclubb.com

سرخ آنکھوں سے اسے دیکھتا جا رہا ہے...

لیکن وہ اس سب سے بے خبر تھی ---------.

دائم اور ارمان اپنہ گاڑی کے پاس کھڑے تھے

دائم اپنی گاڑی کے بونٹ پر بیٹھا تھا ع

جب وہاں کوئی تیز قدموں سے چلتا ہوا ان تک آیا غصے سے سرخ آنکھیں لیۓ دل میں حسد لیۓ ناجانے وہ کیا چاہتا تھا۔

اس کے برائیوں سے بھرے دل میں آخر کیا بات تھی

ارمان سخت نظروں سے اسے گھورا۔۔۔۔

راحیل کمینگی سی مسکراہٹ چہرے پر سجاۓ دائم کے قریب ہوا۔

"کیسے ہو دوست سنا ہے آج کل کافی مصروف ہو تم کبھی کیفے کے سامنے تو کبھی وہاں درخت کے نیچے کھڑے ملتے ہو کیا چکر ہے؟؟؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM

راحیل کی بات سنتے ہی دائم کی نقوش تنے اس نے سختی سے اپنے جبڑے پینچے سرمئی آنکھوں میں شدید غصہ اُبھرا وہ ایک جھٹکے سے بونٹ سے اُترا اور راحیل کے سامنے آ کھڑا ہوا

"کیا کہنے کی کوشش کر رہے ہو تم ہاں؟؟"

اور دبے لہجے میں مگر غراتے ہوئے بولا

"وہی جو شاید تم سمجھنا نہیں چاہتے ہو" راحیل نے اپنی شہادت کی انگلی زور سے دائم کے سینے پر ماری" اپنا ہاتھ پیچھے رکھ کر بات کرو ورنہ ہاتھوں سے بات کرنا مجھے بھی آتا ہے"

دائم نے اسکا ہاتھ پکڑ کے نیچے کی جانب کیا اور بچاتے ہوئے لفظ ادا کی ئے

www.novelsclubb.com

"اوو... دا گریٹ دائم طلال شاہ کو ہاتھوں سے بات کرنی بھی آتی ہے چلو دکھاؤ مجھے یا ایک منٹ میں دکھاتا ہوں تمہیں...". راحیل نے اپنا جملہ ختم کرتے ہی ایک زوردار مکا دائم کے منہ پر دے مارا

وہ اس حملے کے لی ےئ تیار نہیں تھا تھوڑا دور ہوتے ہوئے لڑکھڑا گیا...

.ارمان کا خون کھولنے لگا اس نے راحیل کو گریبان سے جکڑا

"کمینے آدمی تیری ہمت کیسے ہوئی میرے بھائی پر ہاتھ اُٹھانے کی" ارمان ایک کے بعد ایک مکہ راحیل کے منہ پر جھڑنے لگا دائم نے اپنے ہونٹ سے نکلا ہوا ننھا سا خون کا قطرہ اپنے ہاتھ سے چھوا.........

دائم نے ارمان کو راحیل سے دور کیا

سرمئی آنکھوں میں بلا کا غصہ تھا

www.novelsclubb.com

"آئندہ میرے راستے میں مت آنا راحیل بخاری ورنہ پچھتاؤ گے پھر میں بتاؤں گا تمہیں کے دائم طلال شاہ آخر کس بلا کا نام ہے "

وہ ماتھے پر آئے اپنے سیاہ بال ہاتھ کی پشت سے ہٹاتے ہوئے اس سے بولا

راحیل کی آنکھوں میں خون اترا

"مجھے انتظار رہے گا اس وقت کا "

دائم نے سر کو ہلکا سا خم دیا جیسے اسے بھی اس وقت کا انتظار رہے گا ارمان اور وہ اپنی اپنی گاڑیوں میں بیٹھتے وہاں سے نکلتے چلے گئے اور وہ انھیں حسرت بھری سرخ آنکھوں سے گھورتا رہا مگر وہ اب منظر سے غائب ہو چکے تھے کسی دھول کی طرح..

www.novelsclubb.com

....

یونیورسٹی کے گیٹ سے رافع کی سفید گاڑی اندر کی جانب آئی اور دائم کی سیاہ رنگ کی فورچیونر اس سفید گاڑی کے ساتھ ہی زن کرتی گزر گئی

رافع پارکنگ میں گاڑی روک کے باہر نکلا اور مریم کو فون ملانے لگا

دوسری طرف سے کال اُٹھائی نہ گئی رافع کے ماتھے پر بے شمار بل ائے ۔

اس نے ایک اور بار کال ملادی اس مرتبہ بھی فون نہیں اُٹھایا گیا رافع کو پریشانی نے آگھیرا اس نے کوفت کے۔مارے ایک ہاتھ اپنے بالوں پر پھیرا یک دم ہی اس کا فون بجا رافع ایک ہی لمحے میں فون اُٹھایا

www.novelsclubb.com

"دل تو کرتا ہے اسی طرح تڑپاؤں آپ کو بھائی بھائی نہیں جلادہیں آپ"

مریم کی آواز سنتے ہی رافع کا رکا ہوا سانس بحال ہوا

"یار ماہی یہ کون سا مذاق ہے کہاں ہو تم" مریم کی توقع کے برعکس رافع انتہائی غصے میں دھاڑا

مریم کی ہوائیاں اُڑی

"آرہی ہوں بھائی بس"

چند ہی لمحوں میں وہ بھاگتی ہوئی رافع تک آئی وہ غصے سے بے حال ہوتا اسے گھور رہا تھا

"یہ کیا حرکت تھی ماہی؟ تمہیں اندازہ بھی ہے میں کتنا پریشان ہو گیا ہوں"

www.novelsclubb.com

وہ سبز آنکھون میں حیرت لیۓ رافع کے اس انداز کو دیکھ رہی تھی

"بھائی میں تو بس...."

"گاڑی میں بیٹھو ایک منٹ میں ورنہ یہیں چھوڑ کر چلا جاؤں گا"

وہ ایک مرتبہ اور دھاڑا مریم سیدھی تیر کی طرح بغیر کچھ بولے گاڑی میں آ بیٹھی رافع نے پوری شدت سے دروازہ بند کیا

مریم چپ چاپ بیٹھی رہی گاڑی اب آگے بڑھنے لگی تھی.....اپنی منزل کی جانب..

کافی دیر یہ خاموشی گہری ہوتی گئی اس خاموشی کو رافع کی بھاری آواز نے توڑا.

"کیا میں کچھ زیادہ بول گیا؟" وہ انتہائی نرم لہجے میں بولا تھا

www.novelsclubb.com

"نہیں بھائی میں ہی پاگل ہوں جو آپ سے مذاق کرتی ہوں آپ کو تنگ کرتی ہوں "وہ رندھی ہوئی آواز میں بولی آنسو سبز آنکھوں کے کناروں پر رکے تھے جیسے بہنے کے لیے بالکل تیار ہوں

رافع نے گاڑی ایک طرف روکی

"دیکھو ماہی میں بس ڈر گیا تھا اور کچھ نہیں تھوڑا غصہ کر گیا نا یار تم نے ایسا مذاق کیا ہی کیوں تم جانتی ہو ہم سب تمہیں لے کر کتنا پریشان ہو جاتے ہیں" رافع نرم سے لہجے میں بولا

مریم نے بھر آئی آنکھوں سے رافع کو دیکھا "سوری بھائی مجھے ایسے نہیں کرنا چاہیے تھا" مریم کو اپنی حرکت پر واقعی شرمندگی ہوئی

"اچھا اب رونا نہیں گھر چلو ماما سے تمہارے کان کھینچواؤں گا" رافع شرارت سے بولا رافع اور زیادہ دیر حساس رہے آہ ایسا کبھی نہیں ہو سکتا ہے....

www.novelsclubb.com

"اچھا پھر بابا سے خیر منائیں گے آپ اپنی مرچ مصالحہ ڈال کر چولہے پر چڑھا کر پیش کروں گی ساری بات ".

مریم اپنے بھائی کے ارادے بھانپتے ہوئے جھٹ سے بولی ۔

اور دونوں کا بے ساختہ ہی قہقہہ گاڑی میں گونجا...رافع نے گاڑی کو گھر کی طرف بڑھالیا.....

....

شام کی سرمئ ہر طرف پھیل رہی تھی آسمان کا سیاہ اور ہلکا سا گلابی رنگ عجیب سی کیفیت پیدا کر رہا کر رہا تھا اسلام آباد کی ایک سنسان سی سڑک جہاں دور دور تک ویرانہ تھا شام کی سیاہی میں وہ اس سنسان کی سڑک پر ایک نفوس سر پر کیپ پہنے چہرا زمین پر سر جھکائے دونوں ہاتھ پینٹ کی جیبوں میں اڑیسے تیز تیز قدموں

www.novelsclubb.com

کے ساتھ چلتا ہوا اپنی منزل کی طرف جا رہا انتہائی سنجیدہ چہرہ لیے وہ چلتا ہوا ایک بہت بڑی عمارت تک آ پہنچا اس نے گردن اوپر اُٹھا کے اپنے دونوں اطراف میں دیکھا جہاں تقریباً کوئی ایسا شخص موجود نہیں تھا جو اس کی طرف متوجہ ہو وہ تلخ سے انداز میں مسکرایا اور اس عمارت کے اندرونی حصے میں چلا گیا وہ عمارت اندر سے کافی اندھیرے میں ڈوبی تھی وہ چلتا ہوا راہداری سے گزر رہا تھا اس کے قدموں کی چھاپ زمین پر پڑ رہی تھی....

زمین ہر راز جانتی ہے کیونکہ ہر ظلم اسی زمین پر کیا جاتا ہے ہر اچھائی برائی اسی زمین پر ہوتی ہے ہر ظلم کرنے والا اسی زمین پر اکڑ کر چلتا ہے جس میں اسے ایک دن دفن ہو جانا ہے۔۔

www.novelsclubb.com

تو اے مٹی کے پتلے تجھ میں غرور آخر کس بات کا ہے؟؟؟ ہر اچھائی اور برائی سے جڑا کام اس زمین پر ہوتا ہے جہاں آدم علیہ السلام کو بھیجا گیا تھا ان کی کی گئی غلطی کی وجہ سے اور اس غلطی کے پیچھے شیطان کا ہاتھ تھا اس دنیا میں بھی اس شیطان ابلیس

جیسے وجود پائے جاتے کئیں انسانی شکلوں کے پیچھے چھپے ابلیس یعنی شیطان جو آدم کی نسل کو ہمیشہ نقصان پہنچانے کا سوچتے ہیں اپنے شیطانی ارادوں سے آدم کی نسل کو ختم کرنے کی طاقت رکھتے ہیں نہایت ہی برے دل کے مالک اچھائی ان میں دور دور نہیں پائی جاتی ان کا اچھائی سے کوئی تعلق نہیں ہوتا دنیا میں رہنے والے انسان اس دنیا سے اچھائی کی امید رکھتے ہیں جہاں آدم علیہ السلام کو ایک سزا کے طور پر بجھا گیا تھا لیکن اس ظالم دنیا میں کوئی تو ہو گا جو انصاف کے راستے پر چلنے کی کوشش کرے گا کوئی تو ہو گا جو سراط مستقیم پر چلنے کی توفیق سے نوازا جائے گا اور یقیناً وہ اللہ کا نیک ترین انسان ہو گا -------

وہ چلتا ہوا ایک وسیع پیمانے پر پھیلے ایک کمرے میں داخل ہوا اس کمرے میں پہلے سے ایک اور

شخص بھی موجود تھا جو اس کے آتے ہی چونکا

"سلام صاحب کافی دیر لگا دی آنے میں" کمرے میں پہلے سے موجود ادمی احترام سے بولا

"میں تمہاری طرح فارغ دماغ نہیں ہوں جو گھنٹوں پہلے آجاتا" سامنے موجود آدمی نے نہایت بد تمیزی سے کہا

ان کے دونوں اطراف میں کچھ لکڑی کی پرانی خستہ حال الماریاں موجود تھیں کمرے میں صرف ایک ہی بتی جل رہی تھی اس کی کرنیں چاروں اطراف میں پھیلی ہوئی تھیں وہاں عجیب سی بدبو تھی اس خستہ حال کمرے میں وہاں ضرور کچھ تو تھا؛ جو کسی بھی عام انسان سے چھپایا گیا تھا

وہاں عجیب ادویات کی بدبو سی تھی اگر وہاں کوئی پہلی بار جاتا تو وہ بدبو اس کے دماغ پر اثر انداز ہوتی کیونکہ؛ یک عام انسانی دماغ اس عجیب سی کیفیت کا عادی نہیں ہوتا

www.novelsclubb.com

یہاں کچھ انسانی جسم کو قابو کرنے والی ادویات drugs موجود تھیں جو انسانی جسم کے لی ئے انتہائی بری ثابت ہوتی ہیں کچھ لوگ اس چیز میں طری طرح ملوث ہو جاتے ہیں اس بات سے بے خبر کے وہ اپنے ساتھ کتنا برا کر رہے ہیں

کچھ لوگ اس ڈر گز نامی بلا کے اتنے عادی ہو چکے ہیں کے اس کے بغیر انہیں اپنی زندگی بسر کرنا مشکل ہو جاتی ہے

" تمنے میرا کام کر دیا نا؟؟ "اس شخص نے اپنے سامنے کھڑے آدمی سے کہا

" جی جی صاحب وہی بوتل لایا ہوں جو آپ نے بولی ہے "اس آدمی نے احترام سے جواب دیا

یہ سنتے ہی جیسے راحیل کی آنکھیں چمکی تھیں

www.novelsclubb.com

"ہمم ٹھیک ہے لاؤ دو کسی نے تمہیں دیکھا تو نہیں؟" وہ بوتل اس کے ہاتھ سے لیتے ہوئے راحیل نے سخت آنکھوں سے اسے دیکھا

"نہیں صاحب"

سامنے کھڑے شخص نے جھٹ سے جواب دیا

"ٹھیک ہے خضر تم نے بہت ایمانداری سے کام کیا تمہیں کچھ دیر میں تمہاری رقم دے دی جائے گی" راحیل نے آہستہ مگر سخت آواز میں اسے کہا "

"جی صاحب آپ کا شکریہ ویسے یہاں پر اور بھی بہت سی چھوٹی شیشیاں رکھی ہیں کہ اس میں بھی یہی سارا مواد ہے" خضر نے کچھ سوچتے ہوئے تھوڑے محتاط سے لہجے میں پوچھا ہمم یہی سب ہے یہ سمواد انسانی یا کسی بھی سانس لیتی شے کو کنٹرول کرنے میں مدد دیتا ہے ان ادویات کا مستقل استعمال انسانی دماغ کو لاغر کر دیتا ہے وہ مدھم سی آواز میں بولے جا رہا تھا خضر کو اس کی باتیں سن کر کافی حیرت ہوئی مگر راحیل نے اپنی بات جاری رکھی

www.novelsclubb.com

"دنیا میں اسی ہزار سے زائد افراد کی موت کا باعث نشہ آور ادویات کے مستقل استعمال سے سالانہ ہوتی ہے" اس سارے معاملے میں خضر پہلی بار بولا اس کا لہجہ تھوڑا اڈرا ہوا سا تھا

صاحب کیا نشہ آور ادویات کا زیادہ استعمال کسی شخص کو زندگی بھر کے لی ئے نقصان پہنچا سکتا ہے ؟"

وہ سوالیہ نظروں سے راحیل کو دیکھتا ہوا بولا راحیل کو اس کے سوال سے حیرت نہیں ہوئی کیوں کہ ہر ہے دوسرے انسان کا یہی سوال ہوتا تھا

"انسانی دماغ انسانی جسم کا سب سے پیچیدہ حصہ ہے جس کے ذریعے ہر اعضاء کنٹرول ہوتا ہے خیال، حرکت، حتیٰ کے حرکت کی سوچ بھی دماغ سے آتی انسان کے قیمتی دماغ کو برباد کرنے کا آسان طریقہ نشہ آور ادویات کا زیادہ استعمال ہے" وہاں اس ویران کمرے میں گہری خاموشی تھی وہاں چاروں طرف اسی کی آواز گونج رہی تھی راحیل کے ہر جملے کے سننے کے بعد خضر کی آنکھیں حیرت کی مارے کھلی تھی بدن میں سنسناہٹ سی دوڑ گئی

"کیا نشہ صرف ایک ہی قسم کا ہوتا ہے صاحب "خضر نے ایک اور سوال کیا راحیل نے نفی میں گردن ہلائی

"او نہوں نہیں اس کے بہت سی اقسام ہیں یہ بہت تھوڑی سی مقدار میں جسم میں منتقل کیا جاتا ہے تا کے یہ جسم میں پھیل جائے اور استعمال کی ئے جانے والے پر اپنا اثر کرتی رہے اور وقت کے ساتھ ساتھ وہ جسم لاغر ہوتا جائے'

راحیل نے بات کے اختتام میں ایک سرد آہ بھری اور تلخی سے مسکرایا جیسے وہ کچھ بہت برا کرنے والا ہو شیطانی مسکراہٹ چہرے پر سجائے

"کوئی اور سوال خضر صاحب؟؟"راحیل نے سرد سرخ ہوتی نظروں سے سامنے کھڑے خضر کو دیکھتے ہوئے پوچا

www.novelsclubb.com

خضر کے گلے میں گلٹی اُبھری نن نہیں صاحب

وہ محتاط انداز میں بولا پیشانی پر ننھے سے پسینے کے قطرے چمک رہے تھے

راحیل نے فاتحانہ سی مسکراہٹ لبوں پر سجائی

So now get lost!" "وہ تلخ سے لہجے میں چلا کر بولا خضر نا آؤ دیکھا نہ تاؤ اور جھٹ سے کمرے سے نکلا

راحیل اب بھی ویسے ہی کھڑا تھا سرد سا چہرہ لیئے وہ زمین کو گھورتا کسی گہری سوچ میں تھا...........

****

www.novelsclubb.com

شام کی سرمئ آہستہ آہستہ ہر طرف چھا رہی تھی خاموشی سی تھی ہر طرف اسی سیاہی میں ڈوبا طلال ویلا اپنی جگہ موجود تھا سفید اور سنہرے رنگ کا خوبصورت منظر پیش کر رہا تھا

طلال صاحب اور سلطانہ بیگم کسی بزنس پارٹی میں گ ۓ تھے چہرے پر جھوٹی مسکراہٹ کا لبادہ اُوڑھے یہ فن تو خوب آتا ہے ان کو

دائم کا بیڈروم روز کی بنسبت آج روشن تھا نجانے کیوں یہ تھوڑی حیرت کی بات تھی دائم اپنے بیڈروم میں موجود سٹڈی ٹیبل پر بیٹھا تھا اپنے سامنے لیپ ٹاپ رکھے اس کا وجیہہ چہرا لیپ ٹاپ کی روشنی میں چمک رہا تھا سرمئ آنکھوں میں ہمیشہ کی طرح سنجیدگی تھی

وہ کچھ ٹائپ کررہا تھا ،جب اسکا موبائل بجا۔۔وہ اٹھا اور بیڈ کے سائیڈ ٹیبل سے موبائل لی ۓ بالکونی کی طرف گیا اور کال اُٹھالی

www.novelsclubb.com

دوسری طرف سے آنے والی آواز یقیناً ارمان نامی جن کی تھی

"کہاں ہو جگر کب سے کال کررہا ہوں" ارمان تیزی سے بولا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"پہلی بات تو یہ کہ میری محبوبہ کی طرح تم مجھے روز کال کیوں کرتے ہو؟اور دوسری بار تمہاری کال ابھی آئی ہے" دائم نے تنزیہ کہا

ارمان منہ پھاڑ ہنسا" مجھے تیری محبوبہ بننے کا کوئی شوق نہیں پتا نہیں کون بیچاری ہو گی جو تیری زندگی میں آئے گی" یہ سنتے ہی دائم کی آنکھیں ایک پل کے لیے چمکی تھیں

کام بول کیا بات ہے؟؟ وہ سیدھی بات کرنے کا عادی تھا تمہید باندھنے کا اسے کوئی شوق نہیں تھا

www.novelsclubb.com

یار ایک شعر سنانا تھا میں نے تجھے "ارمان دائم کو چڑاتے ہوئے بولا

میں تیرا منہ توڑ دوں گا ارمان سلیم" دائم نے ہر لفظ کو چبا چبا کے ادا کیا البتہ ہنسنے کا دل اس کا بھی کر رہا تھا

"اچھا یار سن لے پلیز"

"ہمم بول سن رہا ہوں"

آخر میں دائم نے ہار مان ہی لی کیونکہ مقابل ارمان تھا "اچھا تو عرض کیا ہے کہہ"

"اور بھی غم ہیں محبت کے سوا زمانے میں.....

آج میرا پاؤں پھسل گیا غسل خانے میں......"

اور اس کے بعد دائم کو خود پر کنٹرول رکھنا مشکل ہو رہا تھا تو دونوں ہی ہس دی ئے

www.novelsclubb.com

دائم نے فون کاٹ دی

"پاگل ہے یہ" وہ مسکرا رہا تھا اور مسکراتے ہوئے اس کے ہونٹوں کے دونوں کناروں پر ایکر سی پڑ جاتی تھی بلاشبہ وہ وجیہہ مردوں میں سے ایک تھا وہ دونوں

WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہاتھ گرل پر ٹکائے کھڑا ہو گیا جب اس کی نظر اپنے بریسلٹ والے ہاتھ پر گئی بے ساختہ ہی اسے وہ سبز آنکھوں والی لڑکی یاد آئی

دائم کی مسکراہٹ گہری ہوئی اور اگلے ہہ لمحے وہ واپس سے سنجیدہ چہرہ لیے سامنے روڈ کی جانب دیکھنے لگا سرمئی آنکھوں میں کسی قسم کا کوئی تاثر نہیں تھا بس گہری خاموشی سی تھی چاروں طرف سامنے لان میں ہرہ سبزہ ہلکی ہلکی ہوا کی وجہ سے جھول رہا تھا

رات کی سیاہی نے ہر طرف اپنے پر پھیلا لیے تھے سورج بادلوں کی اوٹ میں چھپ سا گیا تھا چاند بادلوں کی سرمئی سیاہی میں چمکتا ہوا دکھائی دے رہا تھا ہر طرف خاموشی کا عالم تھا انتہائی خاموشی لیکن عالم ہاؤس کا خاموشی سے کوئی تعلق نہیں تھا جب تک رافع اور مریم جاگ رہے تھے جہاں یہ دونوں بہن بھائی مل جائیں وہاں خاموشی بھلا ہو بھی کیسے سکتی ہے مریم اور رافع لاؤنج میں بیٹھے تھے

سلطانہ بیگم کچن میں مصروف تھیں عالم صاحب موبائل فون پر مصروف تھے ناک پر عینک سجائے سنجیدہ نظر آرہے تھے

صوفے پر موجود دو نفوس آپس میں جھگڑ رہے تھے اور معاملہ ہمیشہ سے وہی تھا ٹی-وی کا ریموٹ

"بھائی چھوڑ دو میں کہہ رہی ہوں نا میں ڈرامہ دیکھوں گی" مریم ایک ہاتھ سے ریموٹ کھینچتی دبی دبی آواز میں رافع پر غرا رہی تھی

"ماہی میری جان شرافت سے کہہ رہا ہوں چھوڑ دو میں نے میچ دیکھنا ہے" رافع بھی اسی کے انداز میں بولا

"بھائی میں بابا سے بولوں گی آپ نے مجھے غصہ کیا تھا چھوڑ دے ریموٹ"

"ماہی مجھے مجبور نا کرو کے میں بابا کو بتاؤں کے تم نے کیا کیا ہے آج چھوڑ دووووو"..

وہ دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑے بیٹھے تھے عالم صاحب بظاہر تو موبائل پر مصروف تھے لیکن آنکھیں ان دونوں پر گاڑے بیٹھے تھے "یہ دونوں بہن بھائی کون سی کھچڑی پکا رہے ہو؟؟"

وہ تھوڑے سخت سے لہجے میں بولے

رافع اور مریم کرنٹ کھا کے سیدھے ہو بیٹھے "لاؤ رافع ریموٹ مجھے دو میں نیوز دیکھوں گا" مریم نے آنکھیں پھاڑے اپنے بابا کو دیکھا

"بابا آپ!"

"چلو رافع دو" رافع مریم کو گھورتا اُٹھا اور ریموٹ بابا کو تھماتے آنکھیں گھنا تا اپنے کمرے کی جانب چلا گیا البتہ مریم وہاں ہی منہ پھلائے بیٹھی تھی

www.novelsclubb.com

جب سلطانہ بیگم وہاں آئیں وہ فون پر مصروف کسی سے بات کر رہی تھیں فون میں سے آنے والی آواز کو وہ تمام گھر والے اچھی طرح سے جانتے تھے وہ آواز احمر کی تھی انکے بڑے بیٹے کی مریم کا موڈ اک دم ہی ٹھیک ہوا اور وہ فون کی جانب متوجہ

ہو گئی اب تین چار گھنٹے ان کے اپنے تھے کیونکہ اس سے پہلے تو وہ فون بند کرنے کے موڈ میں نہیں تھی..

....

....

اگلی صبح کافی مصروف سی تھی عالم صاحب اور رافع صبح سویرے ہی آفس کے لیے جا چکے تھے انکے بقول کوئی ضروری کام آپڑا تھا

مریم اور زارا اپنی روٹین کے مطابق ہی یونیورسٹی آچکی تھیں اور پہلے سے زیادہ مصروف دکھائی دے رہی تھیں

www.novelsclubb.com

مریم آج زرد رنگ کا لباس پہنے ہوئے تھی وہ گھٹنوں تک آتی فراک تھی گھنگریالے بالوں کی ڈھیلی سی پونی بنائے زرد ہی کپڑے میں چکڑ رکھا تھا

وہ سورج کے نیچے کھڑی بالکل سورج مکھی کا پھول لگ رہی تھی آنکھوں میں عادتاً کاجل لگا رکھا تھا سبز آنکھیں کاجل میں زیادہ نمایاں سی لگ رہی تھی دائیں ہاتھ میں گن کے چھ کانچ کی چوڑیاں پہنی ہوئی تھیں

زارا سادہ سے جامنوں رنگ کی شلوار قمیض میں تھی بال کھول کر کمر پر گرائے معمول کے مطابق میک اپ کی ئے ہوئے تھی

وہ دونوں اپنی کلاس کے سامنے کھڑی تھیں گویا کسی کے انتظار میں تھیں جب سامنے سے وہ دونوں چلتے ہوئے آتے دکھائی دی ئے یونیورسٹی میں روز کی طرح ہی حل چل سی تھی

www.novelsclubb.com

دائم نے سیاہ رنگ کی جینز کے اوپر رف سی بٹنوں والی شرٹ پہنی تھی پاؤں میں سفید جاگرز

ارمان بھی رف سے پینٹ شرٹ میں ملبوس تھا

وہ دونوں قدم قدم چلتے انکی جانب آرہے تھے مریم نے برساختہ ہی دائم کی جانب دیکھا وہ اپنے ہاتھ میں باندھی گھڑی میں وقت دیکھ رہا تھا

مریم نے آنکھیں چرائیں وہ نہیں جانتی تھی اس نے ایسا کیوں کیا

ا"سلام علیکم لیڈیز!"ارمان انتہا کا شریف بنتے ہوئے بولا

"والیکم سلام!"زارا نے جواب دیا مریم دقتاً مسکرادی دائم نے ایک نظر اسے دیکھا

www.novelsclubb.com

"تو ہم لائبریری چلیں یا پھر کیفے میں؟؟"بات کا آغاز ارمان نے ہی کیا دائم بس بے زار سا وہاں کھڑا تھا

"میرا خیال ہے کیفے میں چلتے ہیں لائبریری پراجیکٹ ڈسکس کرنے کے لیے ٹھیک نہیں'

اب کی بار جواب مریم کی جانب سے آیا

"اوکے تو پھر چلیں "ارمان اور دائم یہ بولتے ہی آگے بڑھ گئے مریم کے اور زارا بھی ان کے پیچھے چلنے لگیں وہ کیفے میں آکر وہاں لگی کرسیوں پر بیٹھ گئے دائم اور ارمان ساتھ ساتھ رکھی کرسیوں پر بیٹھے تھے جبکہ زارا اور مریم مقابل پڑی کرسیوں پر آبیٹھے مریم اور دائم ایک دوسرے کی مخالف سمت میں بیٹھے تھے

www.novelsclubb.com

"میرا خیال ہے ہمیں پہلے کافی پینی چاہیے کیوں ہے نا "ارمان نے دائم سے پوچھا

"ہاں تو جا کر ہم سب کے لیے لے آ "دائم نارمل سے انداز میں بولا

"اوکے بوس "ارمان اُٹھا اور ساتھ ہی زارا بھی اُٹھی

"ہم کافی نہیں چائے پیئیں گے اور میں خود لا سکتی ہوں" وہ بظاہر مسکرا کر مگر تزیہ نظروں سے بولتی آگے چلی گئی ارمان بھی ضبط کرتا کاؤنٹر کی جانب بڑھا اب پیچھے وہ دونوں اکیلے تھے

مریم سے خاموش بیٹھنا مشکل ہو رہا تھا تو وہ جھٹ سے بول پڑی...."سوری"

دائم نے چونک کر اسکی جانب دیکھا وہ کاجل سے لبریز آنکھوں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی

دائم کے دل میں کچھ عجیب سا ہوا وہ خود کو کمپیوز کرتے ہوئے بولا

"کس لئے ؟؟"

"وہ میں کل زیادہ بول گئی تھی تو آئی ایم سوری مسٹر دائم طلال شاہ"

www.novelsclubb.com

مریم نے اس کا نام تھوڑا چبا کر بولا

دائم نے سر کو ہلکا سا خم دیا

"اٹس اوکے محترمہ" وہ بنا اس کی طرف دیکھے بولا مریم کا موڈ بگڑا اسے اس محترمہ لفظ سے چڑ سی ہو گئی تھی

مریم خاموشی سے باہر باغیچے میں لگے خوبصورت پھولوں کو دیکھنے لگی پھر جیسے کچھ یاد آنے پر بولی

"مجھے نا بچپن سے ہی پھول بہت پسند ہیں"

وہ چمکتی ہوئی نظروں سے پھولوں کو دیکھتی اسے بتا رہی تھی پر وہ کچھ نہ بولا بس خاموشی سے اسے دیکھے گیا

"تم کچھ بولتے کیوں نہیں ہو کب سے میں ہی بول رہی ہوں" مریم دوبارہ بولی

"آپ بول رہی ہو نا تو میرے بولنے کی کیا ضرورت ہے" وہ اسے جواب دیتا اسکی سبز آنکھوں میں دیکھتے بولا

وہ شاید گھنٹوں اسے یہاں اس بینچ پر بیٹھا سن سکتا تھا.......

www.novelsclubb.com

مریم نے اس کی سرمئی آنکھوں میں کچھ تلاش کرنا چاہا مگر اگلے ہی لمحے وہ نظریں پھیر گیا

مریم کی نظریں بھی جھک سی گئیں

سامنے سے ارمان اور زارا ان کی جانب آئے

"لو جناب شروع کرتے ہیں اب کام کی بات" ارمان آتے ہی بولا

مگر زارا اُلجھی نظروں سے مریم اور دائم کی جانب باری باری دیکھے گئی

www.novelsclubb.com

"ہاں شروع کرو" مریم مسکرا کے زارا کی جانب دیکھی تو زارا بھی مسکرا دی

اب وہ چاروں ٹیبل پر پڑے لیپ ٹاپ کی جانب متوجہ ہو گئے جو دائم کا تھا وہ لیپ ٹاپ کی طرف اشارہ کرتا اپنی بھاری آواز میں ان تینوں کو کچھ سمجھا رہا تھا سرد سرمئی آنکھوں میں اب پہلے جیسی نرمی کہیں نہیں تھی......

وہ واپس سے وہی سخت دل انسان بن گیا تھا....

کچھ لمحے گزرنے کے بعد مریم کا فون بجا دائم کا حرکت کرتا ہاتھ رکا

ایک منٹ میں آئی وہ معذرت کرتی اٹھی اور موبائل فون کان سے لگائے

"جی بھائی؟ سب خیریت"

www.novelsclubb.com

"ہاں ماہی بیٹا مما بابا شہر سے باہر جا رہے ہیں

وہ فرمان انکل فوت ہو گئے ہیں" رافع کی افسوس بھری آواز اُبھری مریم کا دل ڈوبا

"کیا؟"

"بھائی آپ بھی جا رہے ہیں کیا میرا کیا ہو گا"

"نہیں ماہی میں نہیں جا رہا میں پک کرنے آؤں گا ابھی ماما بابا کو ڈروپ کرنے جا رہا ہوں اللہ حافظ ماہی"

وہ کچھ جلدی میں تھا اس لیے فون کاٹ دیا

مریم کی سبز آنکھوں میں پانی بھر آیا فرمان انکل اس کے بابا کے اچھے دوست تھے

وہ واپس آئی تو زارا نے پوچھا کیا ہوا تمہیں دائم اور ارمان اس کی جانب متوجہ نہیں تھے زارا کی آواز پر اس کی جانب دیکھے

اور زارا کے پوچھتے ہی اس کی سبز آنکھوں سے آنسو جاری ہوئے وہ بھرائی آواز میں بولی

"فرمان انکل کی ڈیتھ ہو گئی" اس نے انسو سے بھری آنکھیں اُٹھا کر دائم اور ارمان کی جانب دیکھا

اور اس لمحے دائم کو اسے روتے دیکھتے دل میں تکلیف سی ہوئی کیونکہ وہ جانتا تھا کہ یہ بات کتنی تکلیف دہ ہوتی ہے وہ اس سب سے گزر چکا تھا اپنوں کو کھو دینا کیسا ہوتا ہے وہ جانتا تھا

"بہت افسوس ہوا" دائم بولا ارمان نے بھی افسوس سے سر اثبات میں ہلایا

"تم پلیز رو نہیں مریم یار" زارا کو بھی برا لگا تھا

www.novelsclubb.com

"ہاں مریم آپ روئیں نہیں رونے سے جانے والے واپس نہیں آتے بلکہ اس سے انہیں تکلیف ہوتی ہے"

اب کی بار ارمان ہمدردی سے بولا

دائم بس سپاٹ چہرے سے اسے دیکھ رہا تھا

مریم نے اثبات میں سر ہلایا اور دائیں ہاتھ سے آنسو صاف کی ئے

وہ اب بہتر تھی دائم واپس لیپ ٹاپ کی جانب متوجہ ہوا ماحول آہستہ آہستہ واپس پہلے جیسا ہو گیا تھا.....

....

....

....

رات ہو چکی تھی اور مریم دوپہر میں آتے ہی سو گئی تھی رافع گھر پر ہی. تھا ارمان اور دائم بھی گھر جا چکے تھے کل انہیں اپنے پروجکٹ پر کام کرنا تھا یقیناً وہ کافی تھکا دینے والا دن تھا

www.novelsclubb.com

....

وہ چاند کے بغیر ہی اندھیرے میں ڈوبی رات تھی آسمان پر کچھ ستارے ٹمٹماتے دکھائی دے رہے تھے وہ ایک تنگ سی گلی کا منظر تھا جہاں سٹریٹ لائیٹ کی روشنی جل جھج رہی تھی اور اسی پل دو آدمی آگے پیچھے بھاگتے ہوئے دکھائے

دی ۓ آگے بھاگنے والا شخص دبلا پتلا سا تھا کمزور جسامت کا وہ بھاگتا ہوا دائیں جانب مڑا جب آگے راستہ ختم ہو چکا تھا آگے جگہ بند تھی اس کے چہرے پر پریشانی کے آثار نظر آۓ آنکھوں میں خوف وہ ایک جھٹکے سے مڑا

سامنے چہرہ ڈھکے ایک آدمی سیاہ لباس میں کھڑا تھا ہاتھ میں گن تھامے اسے دیکھتے ہی اس کا خوف مزید بڑھا وہ بوکھلاتے ہوئے بولا دیکھو مجھے جانے دو میں آئندہ ایسا نہیں کروں گا مجھے جانے دو تم

www.novelsclubb.com

اس نے اپنی گن اس کمزور سی جسامت والے شخص کی طرف کی

دیکھو مجھے بخش دو

وہ چہرہ ڈھکے شیطانی ہسی ہنستا ہے

"بخش دوں ؟اگر اس دنیا میں یہ آخری دن بھی ہوتا میرا تو میں تم جیسے بے حس انسان کو نہیں بخشتا"

کہتے ہی اس نے ٹریگر دبا دیا فضا میں ایک

زوردار آواز گونجی اور وہ انسانی جسم وہاں اس کے سامنے بے جان پڑا تھا

اور یہ کام اس نے پہلی بار نہیں کیا تھا لوگوں کی جان لینا اس کے لیے مشکل نہیں

تھا وہ ہمیشہ حق کے راستے پر چلنے والا انسان تھا

خطروں سے کھیلنا اس کی زندگی کا جنون تھا

وہ آنکھوں سے ہی ایک جنونی انسان لگ رہا تھا

وہ چلتا ہوا اس لاش تک آیا اور گھٹنوں کے بل بیٹھا

"تم جیسے لوگوں کا یہی انجام ہوتا ہے"

وہ مدھم سی آواز میں بولا آنکھوں میں خون سا اتر رہا تھا...وہ کھڑا ہوا اور قدم قدم چلتا ہوا واپس اسی راستے کی جانب چلا گیا جہاں سے وہ آیا تھا..............

....

....

قسط نمبر 2

ختم شد......

www.novelsclubb.com